"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

ماہنامہ

ربوہ

جنوری ۱۹۸۸ء

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلح ۱۳۶۷ ہش / جنوری ۱۹۸۸ء

جلد ۳۵ — شمارہ ۱

قیمت ماہانہ ۲ روپے ۵۰ پیسے

(ایڈیٹر)
عبدالسمیع خان

قیمت سالانہ ۲۵ پچیس روپے

اس شمارہ میں

پبلشر: مبارک احمد خالد؛ پرنٹر: قاضی منیر احمد؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ

مقام اشاعت: - دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ؛

اداریہ

یہ بادشاہت نہیں پیغمبری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ اس قدر منکسر المزاج تھے کہ اگر مدینہ کی کوئی لونڈی بھی حضورؐ کے پاس اپنی کسی ضرورت کے لئے آتی تو وہ اس بات میں کوئی تذبذب محسوس نہ کرتی تھی کہ حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہے حضورؐ کو لے جائے اور اس وقت تک حضورؐ کو اپنے ساتھ روکے رکھے جب تک کہ اس کا کام نہ ہو جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ ایک مجلس میں صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ مدینہ کی ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا حضورؐ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے لیکن میں آپ سے ان لوگوں کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی۔ میرے ساتھ آ کر میری بات علیحدگی میں سنیں۔ حضورؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا کہ تو مدینہ کے راستوں میں سے جس راستہ میں چاہے میں تیرے ساتھ جاؤں گا۔ وہاں بیٹھ کر تیری بات سنوں گا اور جب تک تیری ضرورت پوری نہ کر دوں وہاں سے نہ ہٹوں گا۔ وہ عورت حضورؐ کو ایک راستہ پر لے گئی اور وہاں جا کر بیٹھ گئی۔ حضورؐ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور جب تک اس کی بات سن کر اس کا کام نہیں کر دیا حضورؐ وہیں بیٹھے رہے۔

(الشفا قاضی عیاض باب تواضعہ)

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس اور مشہور سخی حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے۔ جس زمانہ میں اسلامی فوجیں یمن کی طرف گئیں تو وہ بھاگ کر شام چلے گئے۔ ان کی بہن گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بڑی عزت و حرمت سے رخصت کیا۔ وہ اپنے بھائی کے پاس گئیں اور کہا کہ جس قدر جلد ہو سکے دربارِ محمدیؐ میں حاضری دو۔ وہ پیغمبر ہوں یا بادشاہ ہر حال میں ان کے پاس جانا مفید ہے۔

عدی بن حاتم ۹ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ صحابہؓ کی حضورؐ سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ حضورؐ پیغمبر ہیں یا بادشاہ۔ حضورؐ ان کو لے کر گھر کی طرف چلتے ہیں کہ اسی اثناء میں ایک بڑھیا آ جاتی ہے اور حضورؐ کو روک لیتی ہے۔ وہ دیر تک آپ سے اپنے کام کے متعلق باتیں کرتی رہتی ہے۔ عدی خود رئیس تھے۔ شام میں رومیوں کے دربار سے واقف تھے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

جواہر پارے

وہ ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اُس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی عزیز بھی ہو۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اُسکے ہو جاؤ، اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔ کرامت کیا چیز ہے؟ اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالمِ بالا کو نشان کی صورت دکھلاتی ہے۔ تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے جو اُن بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرتِ احدیت میں جاں نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے ہیں اور اُن کو بُرا کہا جاتا ہے اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجّال اور ٹھگ اور فریبی اُن کا نام رکھا جاتا ہے۔ اور ان کے تباہ کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے ہیں اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے۔ تب یک دفعہ ان کا دل دُکھتا اور سینہ مجروح ہوتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے۔ اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یک دفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں اور آخر وہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مردِ صادق

(قادیان کے آریہ اور ہم)

احمدِ مختار کی باتیں کریں

★ جناب چودھری محمد علی

آؤ حسنِ یار کی باتیں کریں
یار کی - دلدار کی باتیں کریں

اک مجسّم خُلق کے قصّے کہیں
احمدِ مختار کی باتیں کریں

جس کو سب سرکارِ دو عالم کہیں
ہم اُسی سرکار کی باتیں کریں

اک گُلِ خوبی کا چھیڑیں تذکرہ
حسنِ خوشبودار کی باتیں کریں

غم غلط ہو جائیں سب کونین کے
جب بھی اس غمخوار کی باتیں کریں

جس کی ستّاری پہ دل قربان ہے
ہم اسی ستّار کی باتیں کریں

پھر غمِ جاناں کی چادر اوڑھ کر
غم کے کاروبار کی باتیں کریں

حُسن سے حُسنِ طلب کی داد دیں
عشق کی - تکرار کی باتیں کریں

پھر بہار آئی ہے اک مدت کے بعد
پھر گُل و گلزار کی باتیں کریں

یار ہے آمادۂ لطف و کرم
کیوں عبث انکار کی باتیں کریں

غیر کو جلنے دیں اسکی آگ میں
مسکرائیں پیار کی باتیں کریں

شب گزیدو آؤ مل کر صبح تک
صبح کے آثار کی باتیں کریں

صبح ہونے کو ہے مضطرؔ۔ آیئے
مطلعِ انوار کی باتیں کریں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ دو عالمؐ کی خوش طبعی اور شگفتہ مزاجی

(تیار کردہ : ریسرچ سیل)

- حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے ہی کی نیکی ہو۔[1]

- لوگوں نے حضرت جعفر صادقؒ سے پوچھا کہ کیا حضورؐ کی طبیعت میں مزاح تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خُلقِ عظیم کا پیکر بنایا تھا۔ آپؒ نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی طبیعت میں نرمی اور رحمت رکھی تھی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپؐ امت سے مذاق بھی فرماتے۔ بچوں سے مزاح کرتے تاکہ صحابہؓ خوش رہیں۔ آپؐ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ترش رُو اور خشمگیں انسان پر خوش نہیں ہوتا۔[2]

- حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے حضورؐ سے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ بھی ہم سے مذاق اور مزاح فرماتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا :-

مَیں سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا۔[3]

- حضرت عائشہؓ سے کسی نے سوال کیا کہ حضورؐ جب گھر میں تشریف لاتے تو آپ کی کیا کیفیت ہوتی۔ انہوں نے جواب دیا :-

اِذَا خَلَا فِی بَیْتِہٖ کَانَ اَلْیَنَ النَّاسِ بَسَّامًا ضَحَّاکًا۔[4]

حضورؐ جب گھر میں ہوتے تو طبیعت میں ازحد نرمی ہوتی اور چہرۂ مبارک پر تبسم ہوتا۔ اور اس سے ہنسی اور خوشی پھوٹتی نظر آتی۔

---

[1] مسلم کتاب البرّ والصّلۃ باب استحباب طلاقۃ الوجہ۔ [2] شرف النبی مترجم صفحہ ۱۱۲۔

[3] ترمذی ابواب البرّ والصّلۃ باب فی المزاح۔

[4] شرح المواھب للزرقانی جلد ۴ صفحہ ۲۶۳۔

- حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہی تھی تو مَیں نے حضورؐ سے دَوڑ کا مقابلہ کیا اور حضورؐ سے آگے نکل گئی۔ بعد میں میرا بدن بھاری ہو گیا تو پھر مَیں نے حضورؐ کے ساتھ دَوڑ لگائی لیکن حضورؐ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا۔ اے عائشہ! یہ اُس جیت کا بدلہ ہے جو تُو نے مجھ پر پہلے حاصل کی تھی۔[۵۱]
- حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ مَیں آنحضورؐ کے عقد میں آنے کے بعد بھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلا کرتی تھی۔ جب میری سہیلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے دیکھتیں تو شرما کر چھپ جاتیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اکٹھا کر کے میرے پاس بھیجتے تھے۔[۵۲]
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا شاید غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو گھر کے دروازہ پر پردہ لٹکا ہُوا تھا۔ ہَوا کے چلنے سے پردہ سرکا تو حضورؐ کی نظر حضرت عائشہ رض کی گڑیوں پر جا پڑی۔ اس وقت وہ گڑیاں کھیلا کرتی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ یہ کیا؟ عرض کی حضور یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا بھی تھا جس کے پَر چمڑے کے تھے۔ حضورؐ نے دیکھا تو بڑی شفقت سے فرمایا۔ تم نے گڑیوں کے درمیان یہ کیا رکھا ہُوا ہے؟ حضرت عائشہ رض نے عرض کی یہ گھوڑا ہے۔ فرمایا اس کے اُوپر کیا لگا ہُوا ہے۔ کہنے لگیں دو پَر ہیں حضورؐ نے پوچھا کیا کبھی گھوڑوں کے بھی پَر ہوتے ہیں۔ کہنے لگیں کیا آپ نے حضرت سلیمانؑ کے پَردار گھوڑوں کے بارے میں کچھ نہیں سُنا؟

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محظوظ ہوئے اور اس قدر ہنسے کہ مجھے آپؐ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔[۵۳]

- حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ مَیں نے گوشت کی یخنی نکال کر اس میں کچھ آٹا ملا کر اُسے پکایا۔ عرب میں یہ بڑا مقوی اور زود ہضم کھانا تھا جسے خزیرہ کہتے تھے۔ حضرت سودہ رض بھی وہیں تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ مَیں نے سودہ سے کہا آؤ کھالو۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ مَیں نے پھر اصرار کیا انہوں نے پھر انکار کر دیا۔ مَیں نے پھر کھانے پر اصرار کیا اور کہا کہ اگر تم اب بھی نہیں کھاؤ گی تو مَیں اسے تمہارے مُنہ پر مَل دوں گی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ مَیں نے خزیرہ لے کر ان کے مُنہ پر لیپ کر دیا۔ حضورؐ نے یہ ماجرا دیکھا تو ہنس پڑے۔ آپؐ نے مجھے بٹھا لیا اور سودہ سے فرمایا کہ اب تم یہ خزیرہ عائشہ کے مُنہ پر مل دو۔ چنانچہ سودہ نے بھی ازراہِ مذاق ایسا ہی کیا۔ اور حضورؐ خوب ہنسے۔[۵۴]
- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے گزشتہ رات نماز میں مجھے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مَیں نکسیر پھوٹنے کے ڈر سے ناک پکڑے رہی۔ اس پر حضور مسکرا پڑے۔ حضرت

---

۵۱ ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی المسبق علی الرّجل۔ ۵۲ مسلم باب فضائل عائشۃ کتاب فضائل الصحابہ۔
۵۳ ابوداؤد۔ کتاب الادب باب فی اللعب بالبنات۔ ۵۴ شرح المواھب للزرقانی جلد ۴ صفحہ ۲۷۱۔

سودہ رضؓ اکثر اوقات اِس قسم کی باتوں سے حضورؐ کو ہنسایا کرتی تھیں۔[۱]

- حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ وہ اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے۔ لیکن جب انتیس ۲۹ دن گزرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس صبح یا شام کے وقت تشریف لے گئے۔ تو عرض کیا گیا کہ حضور! آپ نے تو ایک ماہ تک علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔[۲]
- حضرت ابن عباس رضؓ سے کسی آدمی نے پوچھا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مذاق بھی فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اُس آدمی نے دوبارہ دریافت کیا کہ کس قسم کا مذاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ جس پر ابن عباس رضؓ نے ایک واقعہ بطور مثال بیان کیا کہ:۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حرم کو ایک طویل و عریض کپڑا اوڑھایا اور فرمایا اسے پہن کر اللہ کی حمد و ثناء کرو اور دُلہنوں کی طرح اپنے دامن کو گھسیٹ کر چلو۔[۳]

- ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اندر آئے تو حضرت عائشہ رضؓ کو بلند آواز سے حضورؐ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سُنا۔ حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آ گئے اور چاہا کہ حضرت عائشہؓ کو پکڑ کر ایک تھپڑ لگائیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آڑے آ گئے۔ ابوبکرؓ، عائشہ رضؓ کو کہہ رہے تھے کہ مَیں آئندہ تجھے حضورؐ کے سامنے بلند آواز سے بولتے ہوئے نہ سُنوں' اور اسی غصہ میں وہ چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد حضورؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا۔ تُو نے دیکھا کہ مَیں نے اس آدمی کی مار سے تجھے کس طرح بچایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ دوبارہ آئے تو میاں بیوی کو راضی خوشی پایا تو کہنے لگے کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کرلو جس طرح تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ حضورؐ نے بلا توقف فرمایا۔ ہاں ہاں، ہم تمہیں شریک کرتے ہیں۔[۴]
- حضرت سماکؓ بن حرب کہتے ہیں کہ مَیں نے جابرؓ بن سمرہ سے پوچھا کہ کیا آپ حضورؐ کی مجالس میں بیٹھا کرتے تھے؟ فرمایا بہت کثرت کے ساتھ۔ حضورؐ فجر کی نماز پڑھانے کے بعد جائے نماز پر ہی سورج طلوع ہونے تک تشریف فرما رہتے تھے۔ صحابہ رضؓ آپس میں زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کرکے ہنسا کرتے تھے اور حضورؐ بھی اُن کے ساتھ تبسم فرمایا کرتے تھے۔[۵]

- ــــ حضرت عبداللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کسی کو حضورؐ سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔[۶]

---

[۱] طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۵۴ ۔ [۲] بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب هجرة النبیّ نساءهٗ فی غیر بیوتهن۔ [۳] کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۴۳
[۴] ابوداؤد۔ کتاب الادب باب المزاح ۔ [۵] صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل باب تبسمهٗ صلی اللہ علیہ وسلم
[۶] شمائل الترمذی ۔ باب فی ضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہؤا اور درخواست کی کہ اسے کوئی سواری کا جانور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا ہم تمہیں اونٹنی کا بچہ دیں گے۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ مَیں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ (کیونکہ سواری کے لیئے بچہ تو کام نہیں دے سکتا) آپؐ نے فرمایا اونٹ بھی اونٹنی کا ہی بچہ ہوتا ہے۔[1]
- ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی۔ اس سادہ دل نے سر جھکا لیا اور سوچنے لگا۔ آپؐ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ ہوش کر، تجھے تیری ماں یاد نہیں رہی۔[2]
- حضورؐ کے ایک غلام حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہؓ حضورؐ کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ بعض صحابہ کا سامان بہت بوجھل تھا حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ مَیں نے چادر بچھا دی تو حضورؐ نے وہ سامان اس میں ڈال دیا اور فرمایا تم سفینہ (کشتی) ہو۔ اسے اٹھا لو۔ حضورؐ کے اس فرمان کی برکت سے اُس دن کے بعد مَیں کتنا بھی بوجھ اُٹھا لوں مجھے بھاری محسوس نہیں ہوتا۔[3]
- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ زاہر بن حرام نامی ایک دیہاتی اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے گاؤں کی چیزیں تحفہ کے طور پر لایا کرتا تھا اور آپؐ بھی اُس کی واپسی پر شہر کی کوئی نہ کوئی سوغات ضرور عنایت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا "زاہر ہمارے لیئے دیہات ہے اور ہم اس کے لیئے شہر ہیں"۔ حضورؐ کو زاہر سے بے حد اُنس تھا۔ زاہر کی شکل وصورت اچھی نہ تھی۔ ایک دن وہ اپنا سودا بیچ رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے آئے اور بے خبری میں اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اس نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے۔ مگر جب مُڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جس پر وہ اپنی کمر حضورؐ کے سینہ مبارک پر مَلنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا یہ غلام کون خریدتا ہے زاہر کہنے لگا یا رسول اللہ! تب تو آپ مجھے ناقص مال پائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا مگر اللہ کے نزدیک تو تُو ناقص مال نہیں ہے۔[4]
- صحیح بخاری میں ہے کہ جب آیت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی اور ابھی مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ نہیں اُترے تھے تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ سفید اور سیاہ دھاگے باندھ لیتے تھے اور اس وقت تک کھاتے رہتے تھے جب تک یہ دونوں دھاگے واضح طور پر نظر آنے لگیں۔ اس کے بعد مِنَ الْفَجْرِ کے الفاظ نازل ہوئے تو لوگوں کو پتہ چل گیا کہ سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد تو رات کا دن سے نمایاں ہونا ہے۔ (البقرہ ۔ ۱۸۹)
اس آیت کے ضمن میں بخاری میں حضرت عدی بن حاتم کا یہ دلچسپ واقعہ مذکور ہے:۔

---

[1] شمائل الترمذی باب فی صفۃ مزاح رسول اللہؐ۔ [2] بحوالہ نقوش رسولؐ نمبر جلد ۴ ص ۲۶۹۔ [3] بحوالہ شرف النبیؐ از علامہ ابو سعید نیشا پوری مترجم ص ۱۱۱۔ [4] شمائل الترمذی باب فی صفۃ مزاح رسول اللہؐ۔

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ انہوں نے سفید اور سیاہ دھاگہ رکھ لیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اُن کو دیکھا مگر اُن میں امتیاز نہ ہو سکا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے اپنے سرہانے کے نیچے دو دھاگے رکھ لئے تھے (مگر بات نہیں بنی) اس پر حضورؐ نے ازراہِ تفنّن فرمایا تب تو تمہارا تکیہ بہت وسیع و عریض ہے کہ دن کا سفید دھاگہ اور رات کا سیاہ دھاگہ تمہارے تکیے کے نیچے آجاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے عدیؓ کو فرمایا۔ تب تو تمہاری گدّی بہت چوڑی ہے۔ اگر تم دونوں دھاگے (صبح کی سفیدی اور رات کی تاریکی) گدّی کے نیچے سے دیکھ لیتے ہو۔[1]

- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ:۔ بوڑھی عورتیں تو جنت میں نہیں جائیں گی۔ وہ کہنے لگی کہ کیوں؟ ان کے لئے کیا روک ہے۔

راوی کہتا ہے وہ عورت قرآن کو پڑھتی اور سمجھتی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ آیت نہیں پڑھی کہ:۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔ (الواقعہ: ۳۶،۳۵)

ہم نے ہی ان کو بنا رکھا ہے اور کنواریاں پیدا کیا ہے۔[2]

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت پہنچی۔ آپؐ نے اس کے شوہر کی بابت پوچھا تو اس نے نام بتایا۔ جس پر آپؐ نے فرمایا: وہی جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے۔ جونہی وہ عورت گھر پہنچی اپنے شوہر کی آنکھوں کو غور سے دیکھنے لگی۔ اس کے خاوند نے کہا تجھے کیا ہو گیا؟ عورت نے جواب دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے بارے میں پوچھا میں نے بتایا تو فرمایا وہی جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے۔ یہ سُن کر اس نے کہا کہ کیا میری آنکھوں میں سفیدی سیاہی سے زیادہ نہیں ہے؟[3]

- ایک دفعہ حضرت امام حسینؓ نے اونٹ کی سواری کی خواہش کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں ہی تمہارا اونٹ بننے کو تیار ہوں۔ جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کاندھوں پر اُٹھا لیا اور حجرے کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک لے گئے۔ اسی دوران حضرت امام حسینؓ نے کہا کہ اونٹ کی تو مہار ہوتی ہے جبکہ میرے اونٹ کی مہار کوئی نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گیسو اُن کے ہاتھ میں دے دیئے کہ یہ مہار ہے۔ اس حالت میں حضرت عمرؓ تشریف لے آئے اور حضرت امام حسینؓ سے کہا کہ بھئی تمہیں سواری خوب ملی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار بھی تو خوب ہے۔[4]

- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گھل مل کر رہتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر نے

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر زیر آیت ہذا۔ [2] شمائل الترمذی۔ باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ۔

[3] شرف النبیؐ صفحہ ۱۰۹۔ [4] بحوالہ نقوش رسولؐ نمبر جلد ۴ صفحہ ۲۷۲۔

ایک ممولا پال رکھا تھا جس سے وہ کھیلتا تھا اتفاق سے وہ مر گیا۔ ابو عمیر کو اس کا افسوس تھا۔ حضورؐ ان کو پیار سے چھیڑتے اور فرماتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ یعنی ابو عمیر! وہ تمہارا ممولہ کیا ہوا؟ [1]

- حضرت محمود بن ربیعؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضورؐ نے ایک ڈول سے پانی لے کر میرے منہ پر کُلّی کی۔ اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی۔ [2]
- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اخلاق کے حامل تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجنا چاہا۔ مَیں نے کہا مَیں تو نہیں جاؤں گا۔ لیکن دل میں تھا کہ جس کام کا حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے اسے کرنے کے لئے چلا جاؤں گا۔ مَیں یہ کہہ کر باہر چلا گیا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا تو وہیں کھڑا ہو گیا۔ دفعۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑ لی۔ مَیں نے مُڑ کر دیکھا تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ پھر پیار سے فرمایا۔ اُنیس! جس کام کے لئے تمہیں کہا تھا گیا وہ کر آئے ہو؟ مَیں نے عرض کیا جی حضور مَیں جاتا ہوں۔ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نو برس تک آپؐ کی خدمت میں رہا لیکن کبھی آپؐ نے کسی ایسے کام کے متعلق جو مَیں نے کیا یہ نہ فرمایا کہ تُو نے کیوں کر دیا اور نہ ہی اس کام کے متعلق جو مَیں نے نہ کیا یہ پوچھا کہ تُو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ [3]
- ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ کو پکارا تو فرمایا "اے دو کانوں والے" (اس میں یہ نکتہ بھی تھا کہ حضرت انسؓ نہایت اطاعت شعار تھے اور ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے) [4]
- غزوہ بنی مصطلق میں مشہور منافق عبد اللہ بن ابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کی اور ایک مجلس میں کہا کہ مدینہ جا کر ہم میں سے جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا۔ اس مجلس میں حضرت زید بن ارقمؓ موجود تھے۔ وہ اس وقت بالکل بچے تھے انہوں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا۔ جب عبد اللہ بن ابی سے دریافت کیا گیا تو اس نے انکار کیا۔ زیدؓ پر لوگوں نے شک کیا کہ انہوں نے غلط اطلاع پہنچائی ہے۔ مگر سورہ منافقون کی آیت ۹ میں اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ بن ارقم کو بلایا اور مسکرا کر اُن کا کان پکڑا اور فرمایا "لڑکے کا کان سچا تھا"۔ [5]
- حضرت عوف بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے دوران چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں بیٹھے تھے کہ مَیں نے باہر سے سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اندر

---

[1] شمائل الترمذی۔ باب صفۃ مزاح رسول اللہ۔ [2] صحیح بخاری۔ کتاب العلم باب متیٰ یصح سماع الصغیر۔ [3] صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خُلقاً۔

[4] شمائل الترمذی۔ باب صفۃ مزاح رسول اللہ۔ [5] بحوالہ نقوش رسولؐ نمبر جلد ۴ ص ۲۷۳۔

آجاؤ۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا پُورا آجاؤں؟ فرمایا ہاں پُورے آجاؤ۔ چنانچہ مَیں اندر چلا گیا۔ عثمان بن ابی عاتکہ کہتے ہیں کہ عوف بن مالکؓ نے یہ فقرہ کہ سارے کا سارا اندر داخل ہو جاؤں خیمہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہا تھا۔[۱]

• حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوُا جبکہ حضورؐ قبا میں مقیم تھے۔ حضورؐ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپؐ کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔ (صہیبؓ بیان کرتے ہیں) دَورانِ سفر مجھے آشوبِ چشم کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی تو مَیں کھجوروں پر ٹوٹ پڑا۔ جس پر حضرت عمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! صہیب کو دیکھئے، آنکھیں آئی ہوئی ہیں اور کھجوریں کھائے جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے صہیب! تمہاری تو آنکھیں آئی ہوئی ہیں پھر بھی تم کھجوریں کھائے جا رہے ہو؟ تو صہیبؓ نے برجستہ عرض کی۔ یا رسول اللہ! مَیں بھی تو صحیح آنکھ کے گوشہ سے ہی کھا رہا ہوں جس پر آپؐ مسکرا دیئے۔[۲]

• ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! مجھے میرے بُت نے بہت فائدہ دیا"۔ صحابہ کرامؓ نے حیرانی کے عالم میں اُس صحابی کے مُنہ کی جانب دیکھا کہ بُت بھلا کیسے کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے؟ یہ صورتِ حال بھانپتے ہوئے صحابی نے کہا۔ "یا رسول اللہ! مَیں سفر پر روانہ ہوُا، سفر کے لئے مَیں نے ستوؤں کا بُت بنایا۔ دَورانِ سفر کھانا ختم ہو گیا تو مَیں نے بُت کو توڑ کر کھا لیا۔ مجھے تو بُت نے بے حد نفع دیا"۔ یہ جملہ سُن کر جملہ صحابہ کرامؓ ہنسنے لگے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکرا دیئے۔[۳]

• ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ذرؓ نے کہا۔ سُنا ہے کہ جب دجال ظاہر ہو گا تو دُنیا قحط کا شکار ہو گی۔ اس عام قحط میں دجال لوگوں کی ضیافت کرے گا جس میں انواع و اقسام کے کھانے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ اگر مَیں اُس دَور میں ہوُا تو پہلے اس کے کھانوں سے خوب پیٹ بھروں گا اور پھر اُس سے منحرف ہو جاؤں گا۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس دَور میں ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی نعمتوں سے بے نیاز کر دے گا۔[۴]

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صحابہ کرامؓ کے جلو میں کھجوریں کھا رہے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرتؐ اور دیگر حاضرین کھجوریں کھا کھا کر گٹھلیوں کو حضرت علیؓ کے آگے رکھتے جا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً فرمایا کہ گٹھلیاں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ کھجوریں علیؓ نے کھائی ہیں۔ حضرت علیؓ بھی آنحضورؐ ہی کی آغوشِ تربیت کے پروردہ تھے انہوں نے برجستہ کہا کہ دیکھنے والا یہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ مَیں نے گٹھلیاں چھوڑ دی ہیں۔ جن کے سامنے گٹھلیاں نہیں ہیں وہ شاید مع گٹھلیوں کے

۱۔ ابوداؤد، کتاب الادب باب المزاح۔ ۲۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۸۳۔ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۶۱۔ ۳۔ بحوالہ نقوش رسول نمبر جلد ۴ صفحہ ۲۷۱۔ ۴۔ بحوالہ نقوش رسول نمبر جلد ۴ صفحہ ۲۷۲۔

کھا گئے ہیں[۱]

• حضرت اُمّ سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً ایک سال قبل حضرت ابو بکرؓ تجارت کے لیے بصرہ کی طرف گئے۔ ان کے ہمراہ حضرت نعیمانؓ اور حضرت سویبطؓ بھی تھے جو بدری صحابہؓ میں شامل تھے۔ دورانِ سفر حضرت نعیمانؓ کی ڈیوٹی کھانے پر مقرر تھی۔ حضرت سویبطؓ بڑے ظریف الطبع تھے۔ ایک روز انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی عدم موجودگی میں حضرت نعیمان سے کھانا مانگا مگر انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ حضرت ابو بکر کے آنے پر دوں گا۔ اس پر وہ کہنے لگے اچھا میں تم سے نبٹ لوں گا۔

کچھ دیر چلتے رہنے کے بعد وہ ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو سویبطؓ نے اُن لوگوں سے کہا کہ میرے پاس ایک غلام ہے اگر تم خریدنا چاہو تو لے لو مگر اس میں ایک خرابی ہے کہ وہ اپنے آپ کو آزاد کہتا ہے۔ مگر تم اسے نہ چھوڑنا۔ چنانچہ دس اونٹوں پر معاملہ طے ہو گیا۔ ان لوگوں نے نعیمان کے گلے میں چادر ڈالی اور لے چلے۔ وہ بیچارے چیختے رہے کہ مَیں آزاد ہوں، یہ آدمی تم سے مذاق کر رہا ہے۔ مگر انہوں نے کہا ہمیں تیری اس بات کا پہلے سے علم ہے۔ حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ آئے تو انہوں نے ان کی جان چھڑائی۔ جب حضرت ابو بکرؓ اور ان کے ساتھی مدینہ میں واپس آئے اور حضورؐ کو یہ قصہ سُنایا تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ بہت محظوظ ہوئے اور ایک سال تک یہ واقعہ یاد کر کے ہنستے رہے[۲]۔

یہ بادشاہت نہیں پیغمبری ہے۔ بقیہ صـ۲

ان کو حیرت ہوتی ہے کہ لاکھوں انسانوں کا محبوب پیشوا ایک بُڑھیا کے ساتھ اِس قدر حُسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ ظاہری جاہ و جلال کے پردہ میں یہ عجز، یہ خاکساری اور یہ تواضع دیکھ کر عدی کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص بادشاہ نہیں شانِ نبوت سے متصف ہے۔ فوراً گلے سے صلیب اُتارتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقۂ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔ (سیرۃ ابن ہشام امر عدی بن حاتم)

وہ ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ بقیہ صـ۳

ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنج کرم بنہادہ است

(راز حقیقت صـ۱)

(مرسلہ: شبیر احمد ثاقب۔ گجرات)

---

[۱] بحوالہ نقوش رسول نمبر جلد ۴ صـ۲۷۱ ۔ [۲] سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب المزاح ؎

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خاطر

ساری دنیا کے معصوم اسیروں کے لئے کوششوں کی تحریک

اُن فرشتوں کی شفاعت کے حقدار بنیں جو اسیروں کی رستگاری پر مقرر ہیں

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ دسمبر ۱۹۸۷ء کو بیت الفضل لندن میں نظامِ شفاعت پر ایک پُر مغز اور رُوح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بتایا کہ انسان فرشتوں کے ساتھ ان کی صفات اور کاموں میں ہم آہنگی پیدا کر کے ان سے تعلق قائم کر سکتا ہے اور پھر وہ فرشتے اُس فرد کے لئے خدا کے اذن سے اس کے حضور شفاعت کرتے ہیں۔
حضور نے خطبہ کے آخر پر اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خاطر ساری دنیا کے معصوم اسیروں کی بہبود کے لئے جماعت کو سرگرم عمل ہونے کی تحریک فرمائی۔ خطاب کا یہ حصہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا :۔
"اس پہلو پر غور کرتے ہوئے مجھے اسیرانِ راہِ مولیٰ کا خیال آیا۔ بہت دعائیں کی ہیں ان کے لئے۔ ساری جماعت دعائیں کر رہی ہے اور دلوں میں بہت درد ہے اور ساری دنیا کی جماعت کے دلوں میں درد ہے۔ اور ابھی تک اُن کا ابتلاء لمبا ہو رہا ہے۔
مجھے اس شفاعت کے مضمون پر غور کرتے ہوئے خیال آیا کہ کیوں نہ ان کی خاطر ہم ہر دوسرے اسیر سے تعلق رکھنا شروع کر دیں۔ اسیران خواہ راہِ مولیٰ کے ہوں یا کسی اَور قسم کے ہوں۔ اسیران کی بہبود کے لئے کچھ نہ کچھ کریں تاکہ خدا کے فرشتوں سے ہمارا تعلق قائم ہو جائے۔ ان فرشتوں سے ہمارا تعلق قائم ہو جائے جن کو اسیری کے مضمون پر مامور فرمایا گیا ہے جو اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا کرتے ہیں۔ خدا کے ہاں جو مختلف قوانین جاری ہیں اُن میں ایک یہ بھی قانون ہے کہ غلامی کو دُور کرنے کے لئے خدا کے بعض نظام جاری ہیں۔ ان کا دَور بعض دفعہ ہزاروں سال کی حرکت کے بعد مکمل ہوتا ہے اور بعض دفعہ چھوٹی حرکتوں میں ان کا دَور مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی اپنی ذات میں ایک بہت وسیع مضمون ہے۔

بہر حال یہ تو قطعی بات ہے کہ اسیروں کی رستگاری کا جو نظام ہے وہ بھی ایک معین نظام ہے اتفاقی حادثات کا نتیجہ نہیں اور اس میں خدا کے بعض فرشتے ملاء اعلیٰ پر مامور ہیں۔ ان کے تابع اَن گنت فرشتے بعض دوسرے کام کر رہے ہیں۔ تو ہم ان کے لیئے دعائیں تو کرتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا ان فرشتوں سے واقعتاً تعلق ہے۔

ہم تو ان کے لیئے دعائیں اپنی محبت کے نتیجہ میں کر رہے ہیں جو ہر احمدی کو دوسرے احمدی سے ہو چکی ہے اور یہ محبت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ذی القربیٰ کا مضمون اس میں آجاتا ہے۔ یعنی ہماری محبت اسی نوع کی ہو گئی ہے جیسے ماں کو بچے سے محبت ہوتی ہے۔ اس لیئے ایک نفسانی تمنا بھی تو داخل ہو گئی۔ ہم مجبور ہیں۔ ہمیں اختیار ہی کوئی نہیں۔ ہم ان کے لیئے غم کرنے اور دعائیں کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ لیکن خدا کے کتنے اَور بندے ہیں، لکھو کھہا بندے ہیں جو اسیری کے دکھ سہہ رہے ہیں۔ اُن میں مجرم بھی بہت ہوں گے کچھ معصوم بھی ہیں۔ بلکہ بعض ممالک میں تو خدا کے لاکھوں معصوم بندے ہیں۔ اُن کی اسیری خدا کی خاطر نہیں اس لیئے اجر کا بھی کوئی وعدہ نہیں۔ بڑے ہی مظلوم لوگ ہیں۔

جماعت احمدیہ کو اگر ساری دنیا میں اس طرف توجہ پیدا ہو اور جیل خانوں میں جو لوگ جا سکتے ہیں وہاں اسیروں سے رابطے پیدا کیئے جائیں، اُن کے دُکھ معلوم کیئے جائیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ سمندر میں قطرے کے برابر کوشش ہوگی۔ مگر ہمارے قطرے کے دائرے میں ہمارے مسائل تو حل ہو جائیں گے۔ جو ہمارا مقصد ہے وہ تو پورا ہو جائے گا۔

ایک اَور مقصد بھی پورا ہو گا جس سے ہمارے اندر جلا پیدا ہوگی۔ ہماری انسانی قدریں پہلے سے زیادہ چمک اُٹھیں گی۔ لیکن نیت یہ رکھیں کہ ہم اسیروں سے براہ راست تعلق قائم کریں تا کہ ان فرشتوں کی نظر میں آجائیں جو اسیری کے کاموں پر مامور ہیں۔ اور جس طرح ہم نے عملاً دنیا میں مشاہدہ کیا ہے کہ جس خدمت کے کام پر کوئی خاص تعلق سے اپنے دائرہ خدمت کو وسیع کرتا ہے خدا کے فرشتوں کا لازماً اس سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور وہ اس کے حق میں معجزے دکھاتے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے جو اس کام پر مامور ہیں ہمارے ان بھائیوں کے لیئے اعجاز دکھائیں۔ اور اس حد تک آپ اس مضمون کو آگے بڑھائیں کہ یہ شفاعت کے مضمون میں داخل ہو جائے۔ اور آسمان پر خدا کے فرشتے خدا کے حضور شفاعت کریں کہ راہ مولیٰ میں اسیری کے دُکھ اُٹھانے والوں کے دن اب آسان فرما دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

عالمی سطح پر انسانی حقوق کی پامالی کا رُجحان!

بغیر مقدمہ چلائے قید اور پھانسی کی سزاؤں کی ارزانی

انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ۱۹۸۷ء کی ایک رپورٹ پبلش کی ہے اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہزاروں مرد، عورتوں اور بچوں کے انسانی حقوق کا استحصال کیا جاتا ہے۔ یہ استحصال مختلف صورتوں میں ہو رہا ہے، حکومتیں اپنے مخالف سیاسی نظریات رکھنے والوں کو قید کر دیتی ہیں۔ انہیں حبس بے جا میں رکھا جاتا ہے۔ انہیں ہر قسم

کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ قانونی کارروائی کے طور پر کوڑے مارے جاتے ہیں۔ سر قلم کیے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔ گولی مار دی جاتی ہے۔ زہر دے کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بجلی کے جھٹکوں سے مارا جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان سیاسی قیدیوں کو "غائب" ہی کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام انسانیت پر تشدد کے مختلف ہتھیار ہیں۔

۴۰۰ صفحات پر مشتمل رپورٹ میں ۱۹۸۶ء میں تنظیم نے انسانی حقوق کے سلسلے میں جو کام کیا ہے اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ تنظیم کی فہرست میں ۱۲۹ ممالک شامل ہیں۔

رپورٹ کے آغاز میں پناہ گزینوں کے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ اسے ایک عالمی مسئلہ بتایا گیا ہے اور وہ حکومتیں جن کی بدولت یہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں شدید مذمّت کی گئی ہے۔

رپورٹ میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ بیشتر حکومتیں سیاسی پناہ دینے سے انکار کر دیتی ہیں اور بہت جلد سیاسی مجرموں کو اپنے ملک میں تشدد سہنا پڑتا ہے۔

رپورٹ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ تنظیم بالکل غیر جانبدار ہے اور اس کا مقصد کسی حکومت کے خلاف کام کرنا نہیں بلکہ انسانی حقوق کے استحصال کی مذمّت کرنا ہے۔

رپورٹ میں بہت سے ممالک کی مثالیں دی گئی ہیں لیکن اس میں اگر کوئی ملک شامل نہیں تو اس سے یہ مراد نہیں کہ یہاں انسانی حقوق پامال نہیں کیے جاتے یہ رپورٹ کا دائرہ محدود ہونے کی وجہ سے رہ گیا ہوگا۔ ممالک کا اندراج جغرافیائی لحاظ سے کیا گیا ہے۔

افریقہ

اگرچہ یہاں ہزاروں سیاسی قیدیوں کو حبس بے جا میں رکھا گیا اور کئی ہزار کو قید میں ڈالا گیا لیکن پھر بھی انسانی حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ یوگنڈا اس میں نمایاں ہے جہاں ایک کمیشن بھی قائم کیا گیا ہے جس کا مقصد ماضی میں ہونے والے تشدد کی تفتیش کرنا ہے زمبابوے میں بھی بہت سے قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے اور حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ قیدیوں پر تشدد کی اجازت نہیں دی جائیگی اور تشدد کرنے والوں کو سزا بھی دی گئی لیکن اس کے باوجود بھی مختلف مقامات پر تشدد کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ میں ایمرجنسی قوانین کے تحت بیس ہزار سے زائد مخالفین حکومت کو بغیر مقدمہ چلائے جیل میں ڈال دیا گیا۔ پولیس اور فوج شہریوں کے قتل میں بھی ملوث تھی۔ کینیا میں سال کے آخر میں ۲۰۰ سے زائد حکومت کے مبیّنہ ملزم قید کیے گئے ان میں سے اکثر کو غائب کر دیا گیا۔ قیدیوں پر ظلم و تشدد کو روا رکھا گیا۔ اسی طرح کے جعلی سیاسی مقدمات کی مثالیں انگولا، کومروس، کانگو، ملاوی، موریطانیہ اور صومالیہ میں بھی ملتی ہیں جنوبی افریقہ میں کم از کم ۱۲۱ قیدیوں کو سزائے موت دی گئی اور نائیجیریا میں ساٹھ سے زیادہ افراد کو، گھانا میں سولہ افراد اور بینن میں چھ افراد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ روانڈا میں پانچ سو اور کینیا میں دو سو افراد کو موت کی سزا سنائی گئی۔

رپورٹ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے افریقی چارٹر کی جو انسانی حقوق کے تحفظ کے متعلق ہے تعریف کی ہے اسکے مقاصد میں فرد کے حقوق کا تحفظ اور پورے علاقے میں ان حقوق کے تحفظ کے لیے کمیشن قائم کرنا ہے۔

امریکہ

سیاسی قتل، تشدد، اغواء، خفیہ تنظیموں کے ذریعے سیاسی مخالفین کو دہشت زدہ کرنا یہ سب حربے اس خطے میں انسانی حقوق کی پامالی کے لیے استعمال کیے جاتے رہے ہیں چلی میں

۱۹۸۶ء میں سیاسی قید و بند میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ان قیدیوں کو مارا پیٹا اور ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ستمبر کی ایک اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ کچھ خفیہ گروہ سیکورٹی فورس کے ساتھ مل کر اغواء اور عوام میں خوف و ہراس پھیلانے کی وارداتوں میں ملوث ہیں۔ ۱۹۸۲ء سے اس قسم کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کولمبیا میں ایک ہزار سے زائد لوگوں کو سیکورٹی فورس نے قتل کیا ہے۔ ان لوگوں میں انسانی حقوق کی بحالی کے لئے کام کرنے والے کارکن بھی شامل تھے۔ "پیرو" میں ۱۵۰ قیدی حکومتی افواج کے ہاتھوں مارے گئے اور جون میں ہونے والی تین بغاوتوں میں ساٹھ افراد کو غائب کر دیا گیا۔ سال کے آخر میں کیوبا میں سو سے زائد لمبی میعاد کی قید کے سزا واروں کو رہا کیا گیا لیکن ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق کم از کم چار سو پچاس قیدی ابھی جیل ہی میں تھے۔ انسانی حقوق کی پامالی جیسے سنجیدہ مسئلے پر ارجنٹائن اور یوراگوئے میں خاصی بحث و تمحیص ہوتی رہی ہے۔ اس سلسلے میں ۱۹۸۶ء میں "نیٹو فائنل" نامی قانون بھی بنایا گیا ہے لیکن یہ قانون اتنا مؤثر ثابت نہیں ہو رہا۔ یو ایس اے میں سزائے موت کی شرح میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے ۱۸ قیدیوں کو سزائے موت دی گئی۔ جبکہ ۱۸۳۸ کی ریکارڈ تعداد میں لوگ اس کے منتظر ہیں۔ یہ صورت حال انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار معاشرے کی ہے۔

ایشیا

اس خطے میں فلپائن کی حکومت کی طرف سے کی گئی انسانی حقوق کی تعظیم کی کوششیں بہت حوصلہ افزا اقدام ہیں۔ اسی طرح کی ایک کوشش چین نے اقوام متحدہ کے تشدد کے خلاف کنونشن میں شریک ہو کر کی ہے لیکن پھر بھی مجموعی طور پر اس خطے کی صورت حال بھی مایوس کن ہے۔

فلپائن میں ۱۹۸۶ء کے دوران پچھلے سال کی نسبت قتل و غارت کی واردات میں کمی ہوئی۔ لیکن فروری میں صدارتی انتخاب کے بعد ان میں پھر اضافہ ہو گیا۔ سری لنکا میں سینکڑوں تامل شہریوں کو قتل کر دیا گیا۔ تین سال میں تقریباً تین سو سے زائد نوجوان تامل غائب کر دیئے گئے۔ ہندوستان میں مخالفین کے گروہوں کو "پولیس مقابلے" میں ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح ہر ماہ ایران، عراق، لاؤس اور تھائی لینڈ میں بھی قتل و غارت کی رپورٹیں ملی ہیں۔ بنگلہ دیش میں قبائلی گروہوں کے ساتھ تصادم میں حکومت نے وسیع پیمانے پر قتل و غارت کیا اور روس نے افغان فوجوں کی مدد سے افغانستان کے اندر قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ایمنسٹی کی نومبر کی اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح افغانستان میں "خاد" کی سیکورٹی فورس نے لوگوں کو تشدد اور اذیت رسانی کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس طرح کی دیگر رپورٹیں انڈونیشیا، لاؤس، نیپال، پاکستان، تائی وان اور تھائی لینڈ سے موصول ہوئی ہیں۔

سیاسی قیدیوں کو بغیر مقدمہ چلائے قید میں رکھنے اور جعلی مقدمات کی رپورٹیں برونائی دارالسلام، برما، انڈیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، نیپال، پاکستان اور تھائی لینڈ سے موصول ہوئی ہیں۔

اس خطے میں سزائے موت کی شرح بھی خاصی زیادہ رہی چین میں اس سال میں ۲۵۰۰ افراد کو سزائے موت اور ۱۸۰۰ افراد کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۸۵ء کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ پھانسی کی سزا بنگلہ دیش، انڈیا، انڈونیشیا، جاپان، ملایا، پاکستان، جنوبی کوریا، سنگاپور، تائی وان اور تھائی لینڈ میں بھی قیدیوں کو دی گئی۔

یورپ

اس خطے میں دوران قید تشدد اور بدسلوکی کی سینکڑوں

لوگوں کو حبس بے جا میں رکھنے جیسے ظلم روا رکھے گئے۔

بلغاریہ میں لڑکیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور دیگر علاقے جہاں سے اس قسم کی رپورٹیں موصول ہوئیں البانیہ، آسٹریا، چیکوسلواکیہ، یونان، عوامی جمہوریہ جرمنی، اٹلی، مالٹا، پولینڈ، رومانیہ، روس، برطانیہ اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔ اگرچہ روس میں سیاسی قیدیوں کی تعداد کم تھی تاہم حکومت کی طرف سے ان شہریوں کو جو اپنے شعور کی بدولت حکومتی پالیسی سے اختلاف کرتے تھے انہیں قید میں ڈالنا جاری رکھا گیا۔ سوویت حکومت کے خلاف پراپیگنڈہ اور تحریک چلانے کی سزا ۱۵ سال قید رکھی گئی ہے۔

حکومت سے اختلاف رکھنے کے جرم میں جرمنی اور رومانیہ میں لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ پولینڈ میں اسی طرح سینکڑوں لوگوں کو قید کیا گیا لیکن ۱۹۸۶ء کے آخر تک بہت سے رہا کر دیئے گئے۔ البانیہ، بلغاریہ، چیکوسلواکیہ، پولینڈ اور روس وہ ممالک ہیں جہاں لوگوں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ

اس خطے میں تمام اقسام کے جرائم پر متعلقہ سزائیں دی گئیں تشدد بہت وسیع پیمانے پر کیا گیا اور سینکڑوں سیاسی قیدیوں کو بغیر مقدمہ چلائے یا جعلی مقدمہ بازی کے ذریعے جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ عراق میں سینکڑوں لوگوں کو پھانسی کی سزا دی گئی جس میں کالعدم سیاسی پارٹیوں کے ارکان، حکومت کے مخالفین اور طالب علم شامل تھے۔ ایران میں مختلف گروہوں کے تقریباً ۱۱۵ لوگوں کو سزائے موت دی گئی۔ یہ اعداد و شمار سرکاری طور پر بتائے گئے جب کہ حقیقت میں یہ تعداد کہیں زیادہ تھی ان میں آٹھ اموات سنگ زنی سے ہوئی تھیں سعودی عرب میں چوبیس، تنزانیہ میں ۱۸ لوگوں کو موت کی سزا دی گئی جب الجیریا، مصر، اردن، کویت، لیبیا اور شام میں بھی اس سزا کے متعلق رپورٹ ملی ہے۔ درجن سے زیادہ ممالک میں لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں اکثر لوگوں نے دم توڑ دیا۔

اسرائیل میں ۲۰۰ سے زائد افراد کو مختصر مدت کے لئے حبس بے جا میں رکھا۔ مقدمے سے طویل عرصہ پہلے حبس بے جا میں رکھنے کے واقعات کی رپورٹ بحرین، الجیریا، اردن اور مراکش سے ملی ہے۔

(بحوالہ نوائے وقت میگزین ۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء)

پرتگال کا مختصر تعارف بقیہ صـ ۲۴

۶۔ فاطمہ (FATIMA) یہ شہر لزبن سے ۱۰۵ میل کے فاصلہ پر شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ اور عیسائیوں کا مرکز ہے۔ یہاں پر ۱۲ مئی اور ۱۳ اکتوبر کو حج کئے جاتے ہیں۔ اور ہر ماہ کی ۱۳ تاریخ کو اس شہر کے تقدس کی وجہ سے اس کی تکریم کی جاتی ہے۔

تقریب شادی

برادرم محترم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب طاہر ابن مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شادی مورخہ ۶/۱/۸۸ کو محترمہ راشدہ مبارک صاحبہ بنت محترم چوہدری مبارک علی صاحب محلہ دارالرحمت وسطی کے ساتھ انجام پائی۔ بارات میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے مبلغ /۱۲۰۰۰ روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور رخصتی کے موقع پر دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ ۷/۱/۸۸ کو محترم چوہدری عبداللطیف صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں صدران محلہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ، کارکنان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ۔ ربوہ)

نمائندگان ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سال ۱۹۸۷ء۔۸۸ کے لئے مندرجہ ذیل دوستوں کو ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔

خریداران ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان، قائدین اور ناظمین اشاعت مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ ہر دو رسائل کی خریداری، اشتہارات کے حصول، ان کیلئے مضامین اور نظموں کے حصول نیز رسائل سے متعلقہ دیگر امور کے بارہ میں ان بھائیوں سے تعاون فرمائیں۔

۱۔ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان ضلع لاہور
۲۔ مکرم احمد کریم صاحب وہرہ 〃 〃 〃 ضلع کراچی
۳۔ مکرم عبدالباسط صاحب 〃 〃 〃 ضلع ملتان
۴۔ مکرم حامد منصور صاحب 〃 〃 〃 ضلع فیصل آباد
۵۔ مکرم نعیم خالد صاحب 〃 〃 〃 ضلع راولپنڈی اسلام آباد

(مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۸۷ء کو بروز جمعرات صبح پونے آٹھ بجے بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بعد از نماز عصر بیت المہدی میں ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم موضع بھاگو ارائیں سے ملحقہ شیر پور تحصیل سلطانپور ریاست کپور تھلہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ مرحوم ہمیشہ دعوت الی اللہ میں پیش پیش رہتے تھے۔ نماز روزہ کے بہت پابند تھے۔ بہت ملنسار، خوش اخلاق اور ہر حالت میں راضی برضائے مولیٰ رہتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ مکرم منظور احمد صاحب ناصر انسپکٹر مال گوجرانوالہ (مکان ۲۲/۱ب دارالعلوم جنوبی ربوہ) مکرم مقبول احمد صاحب خالد کارکن دفتر وصیت اور ان کی چھوٹی بہنیں شامل ہیں۔ خدا کے فضل سے سبھی اپنے گھروں میں آباد اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دردِ دل سے دعا کریں۔ (مبارک احمد خالد مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ۔ ربوہ)

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب

بکھری ہوئی چند یادیں!

(محترم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

سنہ ۱۹۵۳ء میں ایک مرتبہ آپ قائم مقام وزیراعظم کی حیثیت سے لاہور تشریف لائے۔ اپنی کوٹھی ۹۲ خورشید عالم روڈ پر قیام تھا۔ یہ خاکسار اُن دنوں صدر بازار لاہور چھاؤنی میں رہائش پذیر تھا۔ جمعرات کی رات صدر صاحب جماعت نے مجھے ہدایت دی کہ صبح خطبہ جمعہ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی کوٹھی پر دینا ہے۔ آپ کرایہ پہ دریاں لیکر وہاں جائیں اور بچھوا دیں۔ یہ عاجز جمعہ کے دن ½۱۱ بجے قبل دوپہر اپنے سائیکل پر چند دریاں لے کر کوٹھی پہنچ گیا۔ گیٹ پر پولیس کا سخت پہرہ تھا۔ آنے کی وجہ بیان کی۔ انچارج گارڈ نے کہا کہ چوہدری صاحب تو ڈاکٹر کی طرف گئے ہیں۔ شاید دیر سے ہی آئیں۔ تاہم خاکسار گیٹ پر ہی کھڑا رہا۔ نصف گھنٹہ کے بعد چوہدری صاحب کار میں آئے۔ ایک نظر مجھ پر ڈالی اور اندر چلے گئے۔ چند منٹ بعد گیٹ پر پیدل ہی تشریف لائے۔ مجھے فرمایا کہ جمعہ کے لیئے دریاں لائے ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اندر آجاؤ۔ اندر پہنچ کر ایک ہال کمرے میں لے گئے۔ اور ہدایت فرمائی کہ یہاں دریاں بچھوا دیں اور اندر چلے گئے۔ خاکسار دریاں بچھانے لگا۔ آپ دوبارہ کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا آئیں میں آپ کے ساتھ مل کر دریاں بچھوا دوں۔ عرض کیا کہ رہنے دیں میں خود ہی یہ کام کر لوں گا۔ فرمایا نہیں آپ اکیلے ہیں میں آپ کے ساتھ مل کر یہ بوجھ اُٹھاتا ہوں۔ اور سارے کمرے میں خاکسار کے ساتھ مل کر دریاں بچھوانے میں پوری طرح معاونت فرمائی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

سنہ ۱۹۶۰ء میں آپ چند روز کے لیئے راولپنڈی تشریف لائے۔ خاکسار دو ماہ کی رخصت پر اُن دنوں اپنے والدین کے پاس راولپنڈی گیا ہوا تھا۔ ایک دن نماز مغرب کے وقت خاکسار مکرم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم امیر جماعت راولپنڈی کے پاس بیٹھا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ آج ایک جماعتی وفد اُن کی قیادت میں نماز فجر کے بعد حضرت چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ آج رات تین چار بجے بارش ہوئی تھی جس سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ بارش رات ٹھیک تین بجکر پینتیس منٹ پر ہوئی تھی۔ چونکہ موسم کی پہلی بارش تھی اس لیئے میں نے باہر نکل کر کوشش کے ساتھ اپنی زبان پر چند قطرے لیئے کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سُنت تھی کہ آپؐ

پہلی بارش کے قطرے ضرور اپنی زبان پر لیا کرتے تھے۔

حضرت چوہدری صاحب آخر ۱۹۷۴ء میں لاہور تشریف لائے اور چند ماہ اپنی کوٹھی پر قیام کیا۔ پھر ۱۹۷۵ء میں واپس لنڈن تشریف لے گئے۔ اس وقت خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ لاہور کا قائد تھا۔ انہی ایام میں عید پر ایک بڑی سرکاری شخصیت کی طرف سے آپ کی خدمت میں عید کارڈ آیا۔ آپ نے حسب ذیل مفہوم کے مضمون کے خط کے ساتھ وہ عید کارڈ مع ان کا لفافہ واپس بھجوا دیا:-

"اس وقت میری کوئی بھی سرکاری حیثیت نہیں آپ نے مجھے اپنے ذاتی تعلق کی بناء پر عید کارڈ بھجوایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ذاتی حیثیت سے سرکاری ٹکٹ (SERVICE STAMPS.) تو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ پرائیویٹ سٹیمپس لگا کر عید کارڈ مجھے بھجواتے۔ عید کارڈ واپس ارسال خدمت ہے۔"

اسی دوران ایک دن خاکسار سے فرمایا کہ آپ لاہور کے قائد ہیں۔ آپ میری کوٹھی میں نماز عصر کے بعد نوجوانوں کی ایک کلاس کا انتظام کریں۔ میں سادہ نماز صحیح تلفظ کے ساتھ اُن کو یاد کروانا چاہتا ہوں۔ اُن کی اس ہدایت پر خاکسار کو کچھ حیرانی بھی ہوئی اور خیال آیا کہ کلاس ہی ہے تو حضرت چوہدری صاحب کوئی علمی بات بیان کریں۔ نماز تو سب کو ہی آتی ہوگی۔ تاہم چند دن کے بعد کلاس شروع ہوئی تو پہلے دن ہی اُن کے ارشاد کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا۔ آپ نے بڑی ہی محبت اور محنت کے ساتھ آنے والے نوجوانوں کو نماز سادہ یاد کروائی۔ اُن کی کلاس کے پہلے ہی روز مجھے ذاتی طور پر بھی احساس ہو گیا کہ ہم سب نوجوانوں کی نماز سادہ کے تلفظ میں بے شمار غلطیاں تھیں۔ خود میرے اندر بھی یہ کمی تھی۔ تاہم آپ کے ساتھ دُہرائی ہوئی نماز آج بھی بفضلہ تعالیٰ صحیح تلفظ کے ساتھ یاد ہے۔

اپنے اسی قیام کے دوران حضرت چوہدری صاحب بڑی باقاعدگی سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے دارالذکر تشریف لاتے تھے۔ اگر صحت کی کمزوری اجازت نہ دیتی تو محترم امیر صاحب کے ذریعہ اپنی کوٹھی پر ہی نماز جمعہ کا انتظام کروا لیتے۔ تاہم کسی بھی حالت میں نماز جمعہ کا ناغہ نہیں ہونے دیا۔

ایک بات خاص طور پر خاکسار نے نوٹ کی۔ آپ جب بھی دارالذکر میں تشریف لاتے تو پہلی صف میں بائیں جانب رکھی ہوئی کرسی پر قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جاتے اور کبھی بھی کسی بھی حالت میں اور کسی بھی وقت نہ دائیں دیکھتے نہ بائیں اور نہ ہی کبھی پیچھے دیکھتے بلکہ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے رہتے کسی سے بات نہ کرتے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور اسی حالت سے مکمل فراغت کے بعد اُٹھتے اور گھر تشریف لے جاتے۔

حضرت چوہدری صاحب وقت کی پابندی کا بڑا گہرا احساس رکھتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ خدام کے اجلاس سے خطاب فرمائیں اجلاس صبح ۹ بجے شروع ہوگا۔ فرمایا آپکو پتہ ہے کہ ۹ کتنے بجے بجتے ہیں۔ عرض کیا کہ ۹ تو ۹ بجے ہی ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں۔ ۹ بجتے ہیں ۸ بجکر ۵۹ منٹ اور ۶۰ سیکنڈ پر۔ پھر مسکرا کر تشریف لے گئے اور عین وقت پر اجلاس میں تشریف لے آئے۔

مَیں مائلِ پرواز ہُوں پر تول رہا ہُوں

(محترم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ایمن آبادی)

قطعات

کوئی جب رہ سے بھٹک جاتا ہے
کون پھر راہنما ہوتا ہے
آفتاب و مہ و انجم تو نہیں
ان کا نقشِ کفِ پا ہوتا ہے

مَیں نے کیا کچھ نہیں سُنا لیکن
دل مرا مطمئن ہے لب خاموش
لوگ جو چاہیں مجھ کو ٹھہرائیں
مَیں ہوں شاہِ عربؐ کا حلقہ بگوش

غزلیں

رند تو رند ہیں پی پی کے کئی بار گرے
جانے کیوں شیخ بایں جبّہ و دستار گرے
ان کو زنجیرِ شب غم سے رہائی نہ ملی
جن پہ اک بار ترے گیسوئے خمدار گرے
ہم سے پہلے تو جنوں دار و رسن تک پہنچا
اپنے وقتوں میں نہ اے کاش یہ معیار گرے
ہم تو برسائیں گے گل ہائے محبّت شاید
ہو کے شرمندہ ترے ہاتھ سے تلوار گرے
آ تو بیٹھے ہیں ترے سایۂ دیوار میں ہم
کیوں نہ اب سایۂ دیوار پہ دیوار گرے
ان سے اب تک ہے معطّر مرا دامانِ خیال
پھول جو تیرے لبوں سے دمِ گفتار گرے
آہِ مظلوم سے ہیں عرش کے پائے لرزاں
شاید اب قصرِ ستم کی کوئی دیوار گرے
جن کی قسمت میں پہنچنا تھا سرِ عرشِ بریں
تیری دہلیز پہ آ کر میری سرکار گرے
لاکھ دشوار سہی راہِ محبّت لیکن
اب تو بالکل سرِ منزل ہو خبردار گرے

زندانِ دلِ زار کے در کھول رہا ہوں
آلام کی یورش ہے کہ مَیں بول رہا ہوں
جا کر کوئی کہہ دے یہ ذرا اہلِ خرد سے
میزانِ جنوں میں مَیں خرد تول رہا ہوں
دو دن کا ہے مہمان فقط اب قفسِ پست
مَیں مائلِ پرواز ہوں پر تول رہا ہوں
بے شک تیری شیرینیٔ گفتار ہے جس سے
مَیں تلخیٔ حالات میں رس گھول رہا ہوں

اِس طرزِ فقیری پہ مجھے ناز ہے جس میں
مَیں طعنۂ زنِ لعنتِ کشکول رہا ہوں

آنے کو ہے نیند اس سفرِ زیست میں شاید
گہوارۂ ہستی میں ابھی ڈول رہا ہوں

مجھ کو بھی تو کر زیبِ گلو اے مرے دلدار
مَیں تیرا وہ گوہر ہوں کہ انمول رہا ہوں

کیا ہے کوئی شیدائیِ الفاظ و معانی
اقلیمِ سخن کے مَیں گھر رول رہا ہوں

غم اِس میں کوئی اَور بھی پنہاں تو نہیں تھا
دل جتنا ہے اب اتنا پریشاں تو نہیں تھا

وہ رشکِ مسیحا ہے نہیں اِس سے تو انکار
لیکن وہ مرے درد کا درماں تو نہیں تھا

دعویٰ تھا محبت کا جنہیں وہ تو بہت تھے
کوئی بھی مگر چاک گریباں تو نہیں تھا

تیرِ نگہِ ناز سے پوچھو مرے دل میں
حسرت تو نہیں تھی کوئی ارماں تو نہیں تھا

دھوئی ہے سیاہی میرے اعمال کی جس نے
یارب وہ مرا دیدۂ گریاں تو نہیں تھا

تھا آپ کا نقشِ کفِ پا ہی میرا رہبر
انجم تو نہیں تھے مہِ تاباں تو نہیں تھا

کرتا ہے کوئی تو دلِ بے تاب سے باتیں
کیا اَور کوئی حرزِ رگِ جاں تو نہیں تھا

محبوس تھا کیوں اس میں اِک آلام کا لشکر
آخر میرا دل تھا کوئی زنداں تو نہیں تھا

دیکھا تھا نہ جب تک رُخِ پُرنور تمہارا
آئینہ بھی کہتے ہیں کہ حیراں تو نہیں تھا

آتے ہیں نظر جتنی بلندی پہ کئی لوگ
اتنا تو کوئی ان میں پَرافشاں تو نہیں تھا

مانوس ہوں میں غم سے، مِرے کرب کا باعث
کچھ اَور ہی ہوگا غمِ دوراں تو نہیں تھا

کہتے ہیں کہ لگتا تھا وہ اِک گوہرِ نایاب
شاید کوئی آنسو سرِ مژگاں تو نہیں تھا

پروازِ تخیل کو تری یاد نے بخشی
مَیں ورنہ کوئی ایسا سخنداں تو نہیں تھا

گاتے ہیں ترانے جو بہت فتح و ظفر کے
اُن میں سے کوئی بھی سرِ میداں تو نہیں تھا

بشکریہ مکرم نعیم احمد صاحب خالدؔ نائب قائد علاقہ راولپنڈی

انفلوئنزا اور الرجک زکام بقیہ ص۳۵

بڑی بیماریوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (طب نبویؐ ص۵۲ مصنفہ حافظ اکرام الدین واعظ) اِسی مفہوم میں ڈاکٹر لوئی کوہنی کا یہ مقولہ درج ہے "نزلہ زکام کا ہونا مبارک علامت ہے!" زکام کے بارہ میں جو غلط خوف و ہراس پھیلایا گیا ہے اسے کبھی خاطر میں نہ لائیے۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ یہ برانکائی ٹس (سانس کی نالیوں کی سوزش) نمونیا، دمہ اور ٹی بی وغیرہ پر منتج ہو سکتا ہے ——— ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ایسا ضرور ہے مگر اسی صورت میں جب اس کا اخراج روک دیا جائے۔

درخواستِ دعا

محترم منشی نور الدین صاحب خوشنویس (کاتب ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان) کی بچی محترمہ فریدہ انور صاحبہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لیئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ممالکِ عالم

پرتگال کا مختصر تعارف

یورپ کے انتہائی جنوب مغرب میں ملک پرتگال ایک مستطیل نما خطہ ہے جس کی لمبائی شمالاً جنوباً اور چوڑائی شرقاً غرباً ہے۔ اس کے شمال اور مشرق میں سپین اور جنوب اور مغرب میں بحراوقیانوس ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ملک سپین کا حصہ تھا لیکن بعد میں الگ ہو گیا۔ اس ملک کا طول ۳۸۰ میل اور عرض ۱۴۰ میل ہے۔ اطالوی نژاد واسکوڈے گاما جو تعلیم کی غرض سے اس ملک میں آیا اس نے یہیں سے روانہ ہو کر اور افریقہ سے جنوب کی طرف سے گھوم کر ہندوستان کا سمندری راستہ دریافت کیا اور پھر گوا جیسی نوآبادیات قائم ہوئیں۔ اسی طرح سُنا ہے کہ پرتگیزی سیاح کولمبس نے حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شاگرد سے سُنا تھا کہ بحراوقیانوس سے پرے مغرب کی طرف ایک بڑا ملک ہے۔ چنانچہ اس پر یقین کر کے اس نے سپین کے بادشاہ فرڈی نینڈ اور ملکہ ایزابیلا سے جو مسلمانوں کو ملک بدر کرنے کی خوشی میں سرشار تھے اجازت اور مدد طلب کی اور اس طرح وہ مغرب کی طرف روانہ ہوا۔ وہ پہلے دو سفروں میں جزائر غرب الہند اور تیسرے سفر میں جنوبی امریکہ کے ساحل پر لنگر انداز ہوا اور اس طرح سے امریکہ دریافت ہوا۔ یہ دونوں سیاح پرتگال سے روانہ ہوئے تھے۔

موسم:-

اس ملک کے وسط میں پہاڑ اور بڑی بڑی زرخیز وادیاں ہیں۔ اس ملک کا موسم سرما تو معتدل لیکن موسم گرما البتہ گرم ہوتا ہے۔ خط استوا سے شمال میں ہونے کے باعث دسمبر تا مارچ سردی اور جون تا ستمبر گرمی کے مہینے ہوتے ہیں لیکن ہَوا میں نمی نہیں ہوتی۔ یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور قدرتی مناظر قابلِ دید ہیں۔ برسات سردیوں میں ہوتی ہے اور پہاڑوں پر برف پڑتی ہے۔

پیداوار:-

زرعی پیداوار میں اجناس اور پھل شامل ہیں۔ لوگ مویشی اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں جن سے گوشت، چمڑا اور اون حاصل کی جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ مچھلیاں بھی پالتے ہیں نیز یہاں روغن زیتون نکالتے ہیں۔ دباغی (کھال رنگنے) نیز کپڑے کے کارخانے بھی ہیں۔

آبادی:-

اس ملک کی آبادی لگ بھگ ایک کروڑ افراد پر مشتمل ہے۔

صدر مقام:-

ملک کا دارالحکومت لزبن (LISBON) ہے۔ جس کی آبادی ۹ لاکھ ہے۔ اور یہ سمندر کے کنارے واقع ہے۔

عام رسوم و رواج:-

یہاں کے لوگ مصافحہ کرنے کے شوقین ہیں اور بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ لیکن اگر شام کو عورتیں گھر سے باہر نکلیں تو ان کے ہمراہ کوئی نہ کوئی مرد رشتہ دار ضرور ہوتا ہے۔

خوراک :-

پرتگیزی لوگ نہایت مزیدار کھانا پکاتے ہیں اور کوڈ مچھلی کا بیالن عمدہ تیار کرتے ہیں۔ اسی طرح آلو کا بھرتہ اور بندگوبھی کا شوربا بھی اچھا پکاتے ہیں۔ ہر جگہ بکری کے دودھ کا پنیر عام ملتا ہے اور بہت مقبول ہے۔

زبان :-

یہاں کی سرکاری زبان پرتگیزی ہے لیکن بڑے شہروں میں خصوصاً انگریزی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

مذہب :-

سرکاری مذہب عیسائی کیتھولک ہے لیکن عیسائیوں کے دوسرے فرقوں کے گرجے بلکہ یہودیوں کے معابد بھی ہیں۔

سکّہ :-

یہاں کا سکہ اسکوڈو (ESCUDU) کہلاتا ہے۔ اور ایک امریکی ڈالر میں ۲۸،۹۰ اسکوڈو ہوتے ہیں۔

ذرائع نقل وحمل :-

بڑے بڑے شہروں کے درمیان ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ویسے سڑکیں بہت عمدہ ہیں جن پر بسیں، کاریں اور ٹیکسیاں عام چلتی ہیں۔

مشہور شہر

۱۔ لزبن (LISBON)۔ یہ شہر یورپ کے خوبصورت ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے اور شہر روم کی طرح سات پہاڑیوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔ شہر کا زیریں حصہ ۱۷۵۵ء کے زلزلہ میں تباہ ہو گیا جو بعد میں دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس شہر کا بیلم (BELEM) برج نہایت خوبصورت اور سولھویں صدی عیسوی میں بنایا گیا تھا اور اس میں مسلمانوں کے فن تعمیر کی جھلک نظر آتی ہے کیونکہ اس کا نقشہ بنانے والا آرودا (ARRUDA) نامی چیف انجنیئر تھا جس نے مراکش کے قلعے تیار کرائے تھے۔ لزبن میں ایک حسین اور مشہور قلعہ ہے جو دسویں صدی عیسوی میں مسلمان حکمرانوں نے تعمیر کیا تھا۔

۲۔ ایسٹورل (ESTORIL)۔ یہ شہر لزبن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اور یورپ کی بہترین تفریح گاہوں میں سے ہے۔

۳۔ الگاروکوسٹ (ALGARVE COAST)
یہ شہر بالکل مورش یعنی مراکش کے اسلامی طرز کا ہے۔ یہاں سورج خوب چمکتا ہے اور اس کی نزدیکی وادیوں میں تمام سال پھول کھلتے رہتے ہیں۔ اس کے مکان چوکور اور چھتیں ہمارے ملک کے مکانوں کی چھتوں کی طرح ہموار ہیں۔ اس شہر کے نزدیک ایک قصبہ ہے جس کا نام الحاؤ (ALHAO) ہے۔ یہ بھی بالکل مورش طرز کا ہے اور ماہی گیری کے لئے مشہور ہے۔ الگاروکوسٹ کے نواح میں ایک اور شہر لُولے (LOULE) ہے جہاں اب بھی شمالی افریقہ کے شہروں کی طرح SOUK EL JUMA یعنی جمعہ بازار یا FRIDAY MARKET لگتی ہے اور لوگ بھولے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کو یہاں سے گئے ۷۰۰ سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔

۴۔ کوئمبرا (COIMBRA) یہ شہر پرتگال کا تعلیمی مرکز ہے اور یہاں پر یونیورسٹی ہے اور یورپ کے قدیم ترین سکولوں میں سے ایک سکول ابھی تک موجود ہے۔ یہاں کی لائبریری قابل دید ہے۔

۵۔ اوپورٹو (OPORTO) پرتگال کا یہ دوسرا بڑا شہر ہے اور تجارتی مرکز ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

پیغامِ عمل

۱۹۸۷ء میں حضور ایدہ اللہ کے خطبات کا خلاصہ :-

۲ر جنوری - وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان اور تمام بنی نوع انسان کو نئے سال کی مبارکباد۔

۹ر جنوری - اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ بھرپور انداز میں صرف کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا وقت حق کی سمت میں حرکت کرنے والا ہو۔

۱۶ر جنوری - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ اور اس کی اتباع کریں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفاتر کی تعمیر کے لیئے خصوصی تحریک کا اعلان۔

۲۳ر جنوری - صد سالہ جوبلی کے وعدوں کی ادائیگی کے لیئے اس سال کو آخری ہدف سمجھا جائے۔ نئے وعدہ کنندگان کی شمولیت اور وعدوں کا معیار بڑھانے کی تلقین۔

۳۰ر جنوری - نئی صدی میں اس شان کے ساتھ داخل ہوں کہ آپ کے ساتھ آپ کی روحانی اولاد بھی ہو۔ ہر خاندان ایک نیا خاندان خدا کے حضور پیش کرے۔

۶ر فروری - جشنِ صد سالہ کے لیئے بنیادی منصوبہ بنا دیا گیا۔ ہر ملک ایک عمارت تعمیر کرے۔

۱۳ر فروری - دینِ حق کی فتح کا آپ کے یقین کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس کا معیار بلند کریں۔

۲۰ر فروری - تاریخ اپنے آپ کو دُہرا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ پر مشکلات کا تذکرہ۔

۲۷ر فروری - آپ انتقام کے لیئے نہیں بلکہ رحم اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیئے پیدا کیئے گئے ہیں۔

۶ر مارچ - حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کبھی نہیں مرے گی۔

۱۳ر مارچ - جماعتِ احمدیہ خدا کی نظر میں ایک متقی جماعت ہے۔

۲۰ر مارچ - تقویٰ اور دینِ حق ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ عالمی برادری تقویٰ ہی سے وجود میں آسکتی ہے۔

۲۷ر مارچ - تقویٰ کی دو جڑیں ہیں۔ محبتِ الٰہی اور خوفِ الٰہی۔ تقویٰ کے ساتھ اپنی سیرت میں تبدیلی پیدا کریں۔

۳ر اپریل - وقفِ نو کی تحریک۔ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو وقف کریں۔

۱۰ر اپریل - خدا تعالیٰ جماعت کی ترقی کے عظیم الشان نئے نئے دروازے کھول رہا ہے۔

۱۷ر اپریل - (ناصر باغ مغربی جرمنی)۔ مغربی جرمنی کے سالانہ جلسہ کا افتتاح۔ اللہ تعالیٰ سے پیار کا تعلق بڑھانے کی کوشش کریں۔

۲۴ر اپریل ۔ رمضان اور صبر کا گہرا تعلق ہے۔

یکم مئی ۔ رمضان میں اپنے صبر کا پیمانہ بڑھائیں اور اس کا معیار بلند کریں۔

۸ر مئی ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے اخلاقِ کریمانہ کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ بابرکت وجودوں سے وابستہ برکتوں کو زندہ رکھتا ہے۔

۱۵ر مئی ۔ رمضان کی برکتوں کو اپنی ذات میں محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔

۲۲ر مئی ۔ جھوٹ، بدخلقی اور بدزبانی کے خلاف جہاد شروع کریں۔

۲۹ر مئی ۔ (خطبہ عید الفطر)۔ عید الفطر کا صبر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

(خطبہ جمعہ)۔ عید اور جمعہ کے اجتماع پر دُور سے آنے والوں کے لیے رخصت ہے کہ وہ جمعہ پڑھے بغیر چلے جائیں مگر ہم سُنّتِ نبوی کے مطابق جمعہ ادا کر رہے ہیں۔

۵ر جون ۔ اللہ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کے نتیجہ میں افضالِ الٰہی کا تذکرہ۔

۱۲ر جون ۔ ہالینڈ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح۔ اپنے اعمال میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔

۱۹ر جون ۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ان کے ذکر کو زندہ رکھیں۔

۲۶ر جون ۔ اپنے تقویٰ کو مضبوط کر کے کمزوریوں کو دور کریں۔

۳ر جولائی ۔ صدر انجمن احمدیہ کے نئے مالی سال کا اعلان۔ جماعت کی مالی قربانیوں کا تذکرہ۔

۱۰ر جولائی ۔ اپنے وقف شدہ بچوں کی طرف ابھی سے توجہ دیں۔

۱۷ر جولائی ۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی نشوونما خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

۲۴ر جولائی ۔ باہمی اتحاد سے رہنے اور جھگڑے مٹانے کی تلقین۔

۳۱ر جولائی ۔ دُکھ کے یہ ایام خواب کی طرح ہیں جو بداثرات نہیں چھوڑتا۔

۵ر اگست ۔ (خطبہ عید الاضحیٰ)۔ وقفِ نو کی تحریک میں حصہ لینے والوں کا اپنا تقویٰ ضروری ہے۔

۷ر اگست ۔ خانہ ہائے خدا کو پاک و صاف رکھنے سے روحانی حالت میں ترقی ہوتی ہے۔

۱۴ر اگست ۔ اس وقت جماعت احمدیہ کو صفِ اوّل کے مجاہدین کی ضرورت ہے۔

۲۱ر اگست ۔ ہالینڈ میں احمدیہ بیت الذکر کو نقصان پہنچانے کی شرارت کا تذکرہ اور دس گنا بڑی بیت الذکر بنانے کا اعلان۔

۲۸ر اگست ۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مربیان، امراء، صدران اور دیگر عہدیداروں کی ذمہ داریوں کا تذکرہ۔

۱۱ر ستمبر ۔ غیر قوموں سے مقابلہ کے لیے آپس میں یک جہتی ضروری ہے۔

۱۸ر ستمبر ۔ بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے جواب میں ولولہ انگیز پروگرام کا اعلان۔

۲۵ر ستمبر ۔ جھوٹی باتوں اور افواہوں کو پھیلانے کے خلاف چوکس ہو کر نگرانی کرنے کی تلقین۔

۲؍اکتوبر ۔ دنیا کی تقدیر بدلنے کا غیر معمولی کام خدا کے سہارے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
۹؍اکتوبر ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی آج دنیا کی نجات وابستہ ہے۔
۱۶؍اکتوبر ۔ تکبر دُور کر کے عجز و انکسار اپناتے ہوئے غریبوں سے محبت کرنا سیکھیں۔
۲۳؍اکتوبر ۔ آنحضرتؐ کی حسنات پہلے بھی غالب آئیں اور آج بھی غالب آئیں گی۔
۳۰؍اکتوبر ۔ تحریکِ جدید کے ۵۴ ویں سال کے آغاز کا اعلان۔ عبادت کے معیار کو بڑھانے سے ہی خدا کے گھروں کی تعمیر کا شکر ادا ہو سکتا ہے۔
۶؍نومبر ۔ امریکہ اور کینیڈا کے احمدیوں کو دعوت الی اللہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔
۱۳؍نومبر ۔ ہر احمدی کے تمام تعلقات کی بنیاد محبتِ الٰہی پر ہونی چاہیئے۔
۲۰؍نومبر ۔ امریکہ میں بہت سے پھل جماعت احمدیہ کی جھولی میں آنے کے لیئے تیار ہیں۔
۲۷؍نومبر ۔ مجالسِ عاملہ ایک نظامِ جماعت کے تابع مخصوص کاموں کے لیئے مقرر کی جاتی ہیں۔ قاضی بننا اُن کا کام نہیں۔
۴؍دسمبر ۔ مسئلۂ شفاعت ۔ فرشتوں سے ہم آہنگی پیدا کریں۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کی خاطر جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسیران کی بہبودی کے لیئے کام کرے۔
۱۱؍دسمبر ۔ دعوت الی اللہ کے لیئے صبر، استغفار، یقینِ کامل اور انکسار بہت ضروری ہیں۔
۱۸؍دسمبر ۔ تمام دنیا پر غلبہ حقیقی موحد بنے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا۔ توحید کی حفاظت کے لیئے عبادت ضروری ہے۔
۲۵؍دسمبر ۔ وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان۔ دفتر اطفال کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

کامیاب غیر ملکی دورہ سے واپسی پر

سپاسنامہ بخدمت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱) محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کامیاب غیر ملکی دورہ سے واپسی پر مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے ۲۱ر نومبر ۱۹۸۷ء کو ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ سرائے خدمت میں ۷½ بجے شام منعقد ہونے والی اس تقریب میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر مجلس نے مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش کیا :۔

الحمدللہ کہ خدام الاحمدیہ اپنی تاریخ کے پچاسویں سال میں داخل ہو چکی ہے۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے سفر کے آغاز میں (جو ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو چند ارکان کے ساتھ شروع ہوا تھا) پہلے شہروں اور بستیوں میں پہنچ کر ملک گیر ہوئی اور پھر تحریکِ جدید کی برکت سے عالمگیر صورت اختیار کر گئی۔ اور آج جب خدام الاحمدیہ پر نصف صدی پوری ہونے والی ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۶ ممالک میں اس تنظیم کی شاخیں موجود ہیں۔ بالخصوص گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، انڈونیشیا برطانیہ، جرمنی اور امریکہ میں مضبوط تنظیمیں قائم ہیں۔ اس تنظیم کی عالمگیر وسعت ۱۹۷۴ء کے جماعتی ابتلاء کے بعد بڑھنی شروع ہوئی اور ۱۹۸۴ء کے طویل دورِ ابتلاء میں مسلسل اس پھیلاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس وسعت اور پھیلاؤ کا تقاضا تھا کہ عالمگیر تنظیم کے صدر بنفسِ نفیس مجالس عالمگیر کا دورہ فرمائیں چنانچہ یہ سعادت ہمارے موجودہ صدر خدام الاحمدیہ جناب محمود احمد صاحب کے حصہ میں آئی اور ۱۱ر جون ۱۹۸۷ء سے ۱۱ر اکتوبر تک آپ نے تین براعظموں یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک کا کامیاب دورہ فرمایا۔ مجالس کا بذاتِ خود جائزہ لیکر انہیں حسبِ حال ہدایات سے نوازا۔ جن سے ان کی مساعی میں مزید مستعدی اور جامعیت پیدا ہو۔

ہالینڈ میں آپ نے یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ میں شرکت فرمائی پھر مغربی جرمنی کا دورہ فرمایا جہاں گزشتہ چند سالوں سے خدا کے فضل سے خدام الاحمدیہ کی تنظیم نہایت فعّال ہو کر سامنے آئی ہے اور بالواسطہ مرکزی ہدایات و رہنمائی کی محتاج ہے۔ یورپین ممالک میں برطانیہ کے علاوہ آپ نے بلجیم کا بھی دورہ فرمایا۔

امریکہ میں آپ نے جماعت کے سالانہ کنونشن میں شرکت فرمائی اور خدام الاحمدیہ کی بڑی مجالس کا تفصیلی دورہ کیا۔

مغربی افریقہ میں آپ نے گیمبیا، سینیگال، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، سیرالیون اور گھانا کل ۶ ممالک کا دورہ کیا گھانا کے سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائی جس میں قریباً اڑھائی ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے۔ گھانا میں خدام الاحمدیہ کی مستعد اور منظم تنظیم انشاء اللہ آپ کے دورہ کے بعد مرکزی ہدایات کی روشنی میں اور زیادہ مؤثر اور مفید ہو کر سامنے آئیگی۔

صدرِ محترم! اس کامیاب دورۂ بیرونِ ممالک پر آپ کے اعزاز میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ عالمگیر مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے آج کی تقریبِ استقبالیہ پیش کر رہی ہے۔ سہ براعظمی دورہ کی یہ پہلی تاریخی سعادت

ہے جو بحیثیتِ صدر خدام الاحمدیہ کسی صدر مجلس کے حصہ میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آمین

ہر چند کہ آج کا یہ استقبالیہ صدرِ محترم کے دَورہ بیرونی ممالک سے واپسی پر ایک اعزازی تقریب ہے۔ تاہم ایک قدرتی حسنِ توارد اس میں یہ شامل ہو گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کی مدّتِ صدارت میں مزید توسیع فرما دی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس لیئے آج کی تقریب اس دوسرے پہلو کے لحاظ سے دوہری استقبالیہ تقریب بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ اعزاز آپ کے لیئے بہت مبارک فرمائے اور ہمیں آپ ایسے باہمّت، بے نفس اور بے لوث خادم سلسلہ کے زیرِ قیادت اخلاص، محنت و ہمّت اور پیار و محبّت کے ساتھ مقبول خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(۲) اِس سے قبل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو قائدینِ اضلاع و علاقہ وغیرہ کی میٹنگ میں اُن کی طرف سے بھی صدرِ محترم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا۔ یہ سپاسنامہ قائد ضلع قصور مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب نے پڑھ کر سُنایا تھا۔

ہم قائدینِ علاقہ و اضلاع محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محمود احمد صاحب شاہد کو ان کی غیر ملکی دَورہ سے کامیاب واپسی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کرتے ہیں۔

محترم صدر صاحب نے گزشتہ سہ ماہی میں ۱۱ر جون تا ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء یورپ، امریکہ اور مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کا دورہ فرمایا جن میں برطانیہ، جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، امریکہ اور مغربی افریقہ کے ممالک گیمبیا، سینیگال، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گھانا شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اِس دَورہ کے دوران خدام الاحمدیہ کے تنظیمی اور تربیتی امور کا جائزہ لیا نیز آپ کو یورپ کے علاقائی اجتماع منعقدہ ہالینڈ میں بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اِس پہلو سے بھی آپ کی یہ سعادت تاریخ ساز ہے کہ آپ پہلے صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہیں جن کو بحیثیتِ صدر تین براعظموں کے کامیاب دَورہ کی توفیق ملی۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صدر صاحب مرکزیہ کا یہ دَورہ ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے۔ اور یورپ، امریکہ اور مغربی افریقہ میں اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں۔ نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صدر صاحب کو کام کرنے والی اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین یا ربّ العالمین

درخواست دعا

بزرگ شاعر اور مخلص خادم دین جناب قیس مینائی نجیب آبادی طویل مدت سے بیمار چلے آرہے ہیں آج کل بھی تشویشناک حالت ہے۔ احباب سے ان کی صحت و تندرستی اور شفایابی کے لیئے دعا کی درخواست ہے۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم شیخ عبدالرحمان صاحب کپورتھلوی (ابن حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب یکے از رفقاء حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) ۲۲ اور ۲۳ دسمبر ۱۹۸۷ء کی درمیانی شب اچانک چند منٹ کی گھبراہٹ اور بے چینی کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم خسر صاحب مرحوم بہت ہی نیک دُعاگو اور تہجد گزار تھے۔ سلسلہ کے نہایت مخلص خادم تھے ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ تحریک جدید کا چندہ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرتے۔

۲۳ دسمبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشاں نے دعا کرائی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین کے موقع پر بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔

احباب سے درخواست ہے کہ خسر صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

(شیخ محمد سلیم دنیا پوری ۹/۵ دارالرحمت غربی ربوہ)

خدمتِ دین کا اہم موقع

مجلس نصرت جہاں جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ نہایت بابرکت تحریک ہے۔ اس کے تعلیمی اور طبی اداروں میں مزید وسعت کے لئے مزید واقفین اساتذہ اور ڈاکٹرز کی اشد ضرورت ہے۔

اساتذہ کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار ایم اے، ایم ایس سی، بی ایس سی بی ایڈ، بی اے بی ایڈ اور ڈاکٹرز کے لئے ایم بی بی ایس ہونا ضروری ہے۔

جو نوجوان اس معیار پر پورے اُترتے ہوں انہیں مجلس نصرت جہاں کے تحت وقف کی تحریک کی جاتی ہے۔

فارغ التحصیل اساتذہ یا ڈاکٹرز کے علاوہ فائینل ایئر کے طلبہ بھی اس سعادت سے حصہ لے سکتے ہیں۔

نوجوان اپنی پوری زندگی یا کم از کم تین سال اس بابرکت سکیم کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔

(مجلس نصرت جہاں)

اظہارِ تشکّر کی ایک حسین و دلربا ادا

قیادتِ ضلع و علاقہ لاہور کی ایک منفرد اور قابلِ تقلید مثال

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد تشحیذ برائے ضلع لاہور کی اطلاع کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کی ۵۰ سالہ گولڈن جوبلی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر قیادتِ خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کی طرف سے ۱۰۰ خالد، ۱۰۰ تشحیذ الاذہان اور قیادتِ خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور کی طرف سے ۵۰ خالد اور ۵۰ تشحیذ الاذہان اور قیادتِ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی طرف سے ۱۰۰ خالد اور ۱۰۰ تشحیذ الاذہان نادار مستحقین کے نام مُفت ایک سال تک کے لئے جاری کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیادت علاقہ لاہور، قیادت دارالذکر لاہور اور قیادت ضلع لاہور کے تمام خدام اور اُن کے عُہدیداروں اور عطیہ دینے والے احباب کی طرف سے یہ قربانی قبول فرمائے اور سب کو اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

نیز قیادت کی طرف سے یہ اعلان بھی کروایا گیا ہے کہ لاہور کے تمام خدام و اطفال جو خالد یا تشحیذ الاذہان خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ ناظم اشاعت ضلع لاہور مکرم شیخ اظہار احمد صاحب سے رابطہ کریں۔ قیادتِ ضلع نے فیصلہ کیا ہے کہ گولڈن جوبلی کے موقع پر لاہور کا کوئی احمدی گھر ایسا نہ ہو جہاں مجلس رسائل نہ پہنچتے ہوں۔

(مبارک احمد خالد مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

قارئینِ ماہنامہ خالد ربوہ کو نیا سال مُبارک!

تقریب رخصتانہ

عزیزہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب کارکن شعبہ اشاعت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۷ء کو بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے برادرم مکرم مرزا عبدالرشید صاحب ابن محترم مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم ہنسلو انگلینڈ کے ساتھ بچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب کے علاوہ دیگر احباب کرام و کارکنان مجلس خدام الاحمدیہ نے شرکت کی۔ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔ (مبارک احمد خالد مینیجر و پبلشر خالد و تشحیذ۔ ربوہ)

طِبّ و صحّت

انفلوئنزا اور الرجک زکام

(مکرم حکیم نذیر احمد صاحب مظہر ایم اے۔ احمد نگر)

تحقیقاتِ جدیدہ کے مطابق انفلوئنزا (نزلہ وبائی) ایک مخصوص وائرس (غیر مرئی جرثومے) اور الرجک زکام الرجی کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ مگر قابلِ غور بات یہ ہے کہ وائرس کن لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور الرجی کن لوگوں کو آئے دن گھیرے رہتی ہے۔

جرمن ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی کے نزدیک جو اشخاص بیرونی مادے یا زہریلے اور فاسد مادے FOREIGN MATTER کا بار اپنے جسم میں لیئے ہوئے ہوتے ہیں ان کی قوتِ مدافعتِ مرض (IMMUNITY) کمزور ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ ہر مرض کی زد میں رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جن اجسام میں بیرونی مادہ نہیں ہوتا اُن پر نہ وائرس اثر کر سکتا ہے نہ الرجی — کسی واقعی تندرست آدمی کو زکام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کے جسم میں مادہ فاسد نہیں ہوتا۔

اگر بیرونی مادہ سے زکام پیدا ہوتا ہے تو یہ مادہ انسانی جسم میں کیسے داخل ہوتا ہے؟

ا۔ اولاد کو ماں باپ سے وراثتاً ملتا ہے۔

ب۔ منہ اور ناک کے راستے داخل ہوتا ہے۔

(i) منہ کے راستے غیر قدرتی اور غیر مفید غذائیں اور مشروبات داخل کرنے سے۔

(ii) بسیار خوری سے یا بلا ضرورت بار بار کھانے پینے سے۔

(iii) بذریعہ سانس کسی بھی قسم کی گندی زہریلی ہوا پھیپھڑوں میں لے جانے سے۔ مثلاً تمباکو کا دھواں وغیرہ — یاد رکھیئے ناقص ہوا ناقص غذا سے زیادہ مضرِ صحت ہے۔

ابتدائً جسم میں اس بیرونی یا زہریلے مادے کے اجتماع کی کارروائی خفیہ اور غیر محسوس طور پر جاری رہتی ہے مگر جب اس بیرونی مادے کا ادخال زیادہ اور اخراج نسبتاً کم ہو تو نہ صرف فلو (انفلوئنزا) اور الرجک زکام بلکہ تمام امراض کا عمل دخل انسانی جسم میں شروع ہو جاتا ہے۔

بیرونی مادہ کے ادخال میں کیسے کمی کی جا سکتی ہے؟

ا۔ ہمیشہ قرآنی حکم كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا پر عمل کیا جائے۔ اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنی سچی بھوک پر کھاؤ اور جب کھاؤ تو معدہ میں ⅓ حصہ کھانا ⅓ حصہ پانی اور ⅓ حصہ سانس لینے کے لیئے خالی جگہ ہو۔ نیز فرمایا کہ انسان معدہ کی خرابی سے بیمار ہوتا

ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے اَلْمِعْدَۃُ بَیْتُ الدَّاءِ معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔ پھر فرمایا معدہ جسم میں حوض کے مانند ہے۔ اس سے جسم میں ہر طرف نالیاں جاتی ہیں۔ اگر معدہ تندرست ہوگا تو یہ تمام نالیاں صحت مند اشیاء لے کر جائیں گی۔ اگر بیمار ہوا تو بیماریاں لیکر جائیں گی۔

۲۔ ہمیشہ قدرتی، سادہ اور غیر محرک غذائیں اور مشروبات استعمال کریں۔ نیز بلا حقیقی ضرورت بار بار کھانے پینے سے کلیۃً اجتناب کریں۔ یاد رکھیں ہر قسم کی غذا کی زیادتی جسم کے لئے زہر ہے۔

۳۔ گرد آلود، غیر مصفّیٰ، بدبودار اور زہریلی ہوا مثلاً دھواں دار ہوا سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں میں نہ لے جائیں۔

بیرونی مادہ کا اخراج کیونکر زیادہ کیا جائے؟

۱۔ سبزیاں اور پھل بکثرت استعمال کریں۔ موٹے اَن چھنے آٹے کی روٹی یا نمکین یا میٹھا دلیہ استعمال کریں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے دلیہ پیٹ کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے چہرے کو میل کچیل سے صاف کر دے۔ (طب نبویؐ ص۱۰۱)

۲۔ مناسب ورزش پر مداومت اختیار کی جائے تاکہ بذریعہ جلد پسینہ کے ساتھ زہریلے مادے خارج ہوں اعضاء کی حرکت سے پیشاب پاخانہ کھل کر آئیں۔ گہری سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں کا غسل ہو وغیرہ۔

۳۔ ہر کھانے سے تھوڑی دیر پہلے تازہ پانی پیا جائے تاکہ گردوں کے ذریعہ بصورت پیشاب مادۂ فاسد خارج ہو۔

۴۔ بیرونی مادہ کے آنتوں کے ذریعہ اخراج کے لئے حسب ضرورت کوئی بے ضرر قبض کشا دوائی (جو انتڑیوں میں خراش پیدا نہ کرے) مثلاً چھلکا اسبغول، مربّہ ہلیلہ، گلقند، روغن بادام یا سنائے مکی وغیرہ استعمال کی جائیں۔ سناء کے بارہ میں حضور پاکؐ کا ارشاد ہے کہ تم سناء کو لازم پکڑ لو کیونکہ وہ موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا بخش ہے۔

(طب نبویؐ ص۹۱)

۵۔ انسان طبعاً کمزور واقع ہوا ہے اور کھانے پینے کے معاملہ میں اسراف کر بیٹھتا ہے۔ پس ایسی صورت میں ایک یا دو وقت کے کھانوں سے فاقہ کر لیا جائے یا مناسب ہو تو روزہ رکھ لیا جائے۔

اُوپر جو کچھ بیان ہوا یہ محض مفروضات نہیں بلکہ قرآن و سنّت اور احادیث سے مستنبط ہے۔ جرمن ڈاکٹر مسٹر لوٹی کوہنی اس کی تصدیق کرتا ہے اور خاکسار اپنے ذاتی تجربہ کی روشنی میں عرض کرتا ہے کہ جس وقت میرے جسم میں بیرونی مادہ کے ادخال و اخراج کا توازن بگڑا ہوا تھا تو آئے دن فلو کا وائرس میری ناک میں رہتا تھا اور جب جی چاہتا مجھے آن دبوچتا اور ادھ موا کر کے رکھ دیتا مگر جب سے مَیں نے محض خدا کے فضل اور توفیق سے یہ توازن درست کیا ہے وائرس گویا مجھ سے مغلوب ہو گیا ہے اور مجھے اب کچھ بھی نہیں کہتا —— یہ خدائی محکمۂ صحت کا ایک فرض شناس اور منصف مزاج سپاہی ہے جو صرف انہی لوگوں کی پکڑ دھکڑ کرتا ہے جو قوانین صحت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اکثر بڑے وسیع تجربات و مشاہدات کے بعد نہایت

وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص صرف کم خوری کے ایک اصول پر سَو فیصد عمل کر کے بھی بیمار رہتا ہے وہ گویا جھوٹ بولتا ہے۔ مگر بیماری کے بعض عوامل فی ذاتہا موثر ہوتے ہیں اور انبیاء و بزرگان کی بیماریاں اِسی قبیل سے ہوتی ہیں۔

انفلوئنزا کا علاج

۱۔ جب ابتدائی علامات ظاہر ہونے لگیں تو فوراً بزرگوں کے ارشاد قلّتِ طعام، قلّتِ نیند اور کثرتِ کلام پر عمل شروع کر دیں۔

۲۔ قبض کا ازالہ مذکورہ بالا ادویہ میں سے کسی ایک کے ذریعہ کریں۔

۳۔ تسکینِ حرارت کے لیئے بہی دانہ ۳ گرام۔ عناب ۵ دانہ۔ لسوڑیاں ۹ دانہ پانی میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بنفشہ ۳۰ ملی لیٹر ملا کر پئیں یا گُل بنفشہ ۶ گرام۔ برگ گاؤزبان ۳ گرام۔ عناب ۵ دانہ۔ لسوڑیاں ۱۱ دانہ۔ سونف ۳ گرام۔ جملہ ادویہ کو کُوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ یہ سفوف چائے کے دو چمچ آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر چینی ملا کر نیم گرم پی لیں۔ چند روز مسلسل استعمال کرنے سے بفضلہ فائدہ ہوگا۔

اگر خود تیار کرنے میں دقّت محسوس کریں تو مشہور اور معیاری دواخانوں کے بنے ہوئے جوشاندے استعمال کر سکتے ہیں۔

۴۔ سادہ پانی کو ابال کر یا سفوفِ دار چینی پانی میں ابال کر اس میں سانس لیں تاکہ مُنہ، ناک اور گلے کی سوزش کو فائدہ ہو۔ یا

سبوسِ گندم (چھان) چار چمچ ایک گلاس پانی میں جوش دے کر صاف کر کے چینی ملا کر نیم گرم پینا نزلہ زکام کو بڑھنے سے روکتا ہے۔

۵۔ اگر نزلہ بگڑ جائے سر میں جم جائے تو

۶۔ مذکورہ بھاپ لیکر نسوار لیں تاکہ نزلہ خارج ہو جائے۔

۷۔ جب نزلہ زکام پرانا ہو جائے اور اکثر دردِ سر رہے تو کسی اچھے دواخانہ کی تیار کردہ اطریفل کشنیز یا اطریفل اسطوخودوس یا اطریفل زمانی رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

غذا: لطیف اور سریع الھضم غذا کھائیں۔

پرہیز: پُرخوری۔ ترش۔ بادی اور ثقیل اشیاء۔

ضروری ہدایات

انفلوئنزا اور الرجک زکام کو انٹی بایوٹک (ANTi BiOTiC) جراثیم کش ادویات اور انٹی الرجک (ANTi ALLERGiC) دافع الرجی ادویات کے ذریعے یکایک روک دینا بے حد خطرناک ہے۔ اسی طرح بعض دیسی ادویات جو قابض اور خشک تاثیر رکھتی ہیں اور زکام کو فی الفور بند کر دیتی ہیں انہیں بھی استعمال نہ کریں (مثلاً افیون کے مرکبات وغیرہ)۔ شدید درد کی صورت میں دافع درد (ANALGESiC) ادویات استعمال کرنا جائز ہے۔ —— اس کے برعکس مذکورہ بالا بے ضرر علاج سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر چند روز کوئی علاج بھی نہ کیا جائے تو فاسد مادے خود بخود پک کر خارج ہو جاتے ہیں اور بلا کسی علاج کے جملہ علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ نزلہ کو اخراج کا موقعہ دینا انسان کو کئی آئندہ آنے والی بیماریوں سے بچاتا ہے یقیناً اسی لیئے کتبِ احادیث میں آیا ہے کہ بعض چھوٹی بیماریوں سے

(باقی صفحہ ۴۲ پر)

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

مرتبہ: فضل الرحمان ناصر

خدمتِ خلق

صدر کراچی شعبہ خدمتِ خلق کے تحت ماہ مئی، جون ۱۹۸۷ء میں درج ذیل کام ہوا:۔

- ۱۹۶ مریضوں میں -/۲۹۵۰ روپے کا فروٹ تقسیم کیا گیا اور ان کی تیمارداری کی۔ اس کام میں ۳۴ خدام نے حصہ لیا۔
- تین بیماروں کو آٹھ خدام نے خون دیا۔
- یوم بچت منایا گیا۔ جس کے ذریعہ مبلغ -/۱۰۰۰ روپے جمع کیے گئے جو قحط زدگان تھرپارکر کو بھجوائے گئے۔
- -/۱۰۰ روپیہ ایک ضرورتمند کو دیا گیا۔
- -/۱۲۰ روپے کی ادویات تقسیم کی گئیں۔
- دو بکرے صدقہ کے طور پر ذبح کیے گئے۔

قیادت نور راولپنڈی

۲۸؍ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو دو خدام نے دو بوتل خون دیا ___ سردیوں کی آمد کی وجہ سے ۱۸۸ جوڑے گرم کپڑے تقسیم کیے گئے ___ دو خدام نے دو ضرورتمند دوستوں کی گیارہ صد روپیہ سے مدد کی۔ ایک احمدی دوست کو مبلغ پانچصد چالیس روپیہ کا راشن خرید کر دیا گیا۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

ضلع بہاولنگر اگست ۱۹۸۷ء میں دو جلسے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوئے۔ پہلا جلسہ ۱۴؍ اگست کو چک 11/1 R-B میں بعد نماز جمعہ ہوا ___ ۸ مجالس کے ۳۲ نمائندگان شامل ہوئے۔

دوسرا جلسہ ۲۸؍ اگست کو بعد نماز جمعہ چک 166 مراد میں منعقد ہوا۔ ۳۴۴ احباب و خواتین نے شرکت کی۔

ضلع راولپنڈی ۲۹؍ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ½۵ بجے شام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس میں مکرم مولانا دین محمد صاحب اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اپنی تقاریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

دوسرا اجلاس ½۸ بجے شب شروع ہوا۔ اس اجلاس میں شعراء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ میں کل ۲۸۵ احباب نے شرکت کی۔

دارالذکر فیصل آباد ماہ نومبر ۱۹۸۷ء کے پہلے عشرہ میں ۹ حلقہ جات میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوئے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے موضوع پر خدام، اطفال اور انصار نے تقاریر کیں۔

ان اجلاسات میں ۱۷۰ خدام اور ۵۸ اطفال نے شمولیت کی۔

اجتماعات

ضلع قصور

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو مجلس کا گیارھواں سالانہ اجتماع ہوا۔

۱۵ اکتوبر کو نماز مغرب و عشاء کے بعد افتتاح ہوا۔ اس روز دوسرے اجلاس میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب ہوئی۔

۱۶ اکتوبر کو نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد قرآن و حدیث کا درس ہوا نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ اس اجتماع میں کل ۱۰۹ خدام، ۶۳ اطفال اور ۴۲ انصار اور ۱۰۰ مستورات و ناصرات نے شرکت کی۔

ضلع لاہور

۲ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو اجتماع ہوا۔ اس اجتماع میں مکرم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شرکت کی اور نہایت مؤثر الفاظ میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

ڈرگ روڈ کراچی

۱۱، ۱۲ جون ۱۹۸۷ء کو سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ ۱۱ جون کو رات ۸ بجے افتتاح ہوا۔ تربیتی تقاریر ہوئیں۔ ۱۲ جون کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا۔ اس روز مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔ اس اجتماع میں حاضری ۸۰ فیصد رہی۔

مغلپورہ لاہور

۲۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ساڑھے آٹھ بجے خدام کا یک روزہ اجتماع شروع ہوا۔ تربیتی تقاریر ہوئیں۔ خدام کے مابین علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔

اسلامیہ پارک لاہور

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء بروز جمعہ یک روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا اور سب سے پہلے خدام و اطفال کے علیحدہ علیحدہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے ۵۳ خدام اور ۲۷ اطفال مقابلہ جات میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد وقار عمل کے ذریعہ بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ خدام و اطفال کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء کی نمائش بھی ہوئی۔ ایک خیمہ خدام نے اور ایک اطفال نے نصب کیا۔

بعد ازاں علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ایک پروگرام کلوا جمیعًا کا بھی ہوا۔ خدام و اطفال نے اپنے گھروں سے کھانا لاکر اکٹھے بیٹھ کر کھایا۔

نماز جمعہ کے بعد محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائے اور انعامات تقسیم کرنے کے بعد خدام و اطفال کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔ اس کے بعد صدر محترم نے اختتامی دعا کرائی۔

تربیتی کلاسیں

قیادت نور راولپنڈی

۱۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ایک

روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ اس روز نماز تہجد ادا کی گئی جس میں ۳۷ خدام نے شرکت کی۔ نماز تہجد کے بعد درس ہوا اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ایک تربیتی تقریر ہوئی۔ جس میں نماز با جماعت ادا کرنے اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اس روز خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔ نیز خدام کو حضور کے افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ کی کیسٹ سنائی گئی۔

حسین آگاہی

۳۰،۲۹/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ اس کلاس کا افتتاح مرکزی نمائندہ نے کیا۔ دوران کلاس مختلف تربیتی تقاریر ہوئیں۔

۳۰/ اکتوبر کو نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ نیز مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ جات میں اوّل، دوم آنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ اس کلاس میں ۳۸ خدام، ۳۱/ اطفال اور ۸/ انصار نے شرکت کی۔

وقار عمل

قیادت نور راولپنڈی

(۱) ۱۶/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو وقار عمل ہوا بیت الحمد کی صفائی کی گئی۔ ۴۷/ خدام نے شرکت کی۔ وقار عمل ½ ۱ گھنٹہ جاری رہا۔

(۲) ۲۸/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری کے لئے وقار عمل ہوا۔ ۲۳ خدام نے اس وقار عمل میں حصہ لیا بیت الحمد کی صفائی کی گئی اور اندرونی حصہ کو بینروں سے سجایا گیا۔

چک ۴۶ شمالی (سرگودھا)

۶/ نومبر ۱۹۸۷ء کو وقار عمل ہوا ۲۰ خدام نے حصہ لیا۔ بیت الذکر کی صفائی کی گئی اور تربیتی کلاس کے طلباء کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۱۰/ نومبر کو دوسرا وقار عمل ہوا۔ بیت الذکر کے صحن اور ماحول میں پھولوں اور پودوں کی کیاریاں بنائی گئیں۔

مغلپورہ لاہور

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کے لئے جگہ تیار کی گئی جلسہ کے لئے پنڈال تیار کیا گیا۔ مہمانوں کے لئے کمرہ کی صفائی کی گئی۔ کاریں اور موٹر سائیکلز کھڑے کرنے کے لئے ایک کھیت کی صفائی کی گئی۔ وضو کرنے اور پینے کے لئے وافر مقدار میں پانی کا انتظام کیا گیا۔ یہ سب کام ۱۵ خدام نے محنت کے ساتھ سرانجام دیئے۔

صحت جسمانی

راولپنڈی صدر

۲۳/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو پکنک منائی گئی۔ یہ پکنک راولپنڈی سے چند میل دور C.D.A گارڈن میں ہوئی۔

خدام کے درمیان انتہائی دلچسپ مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد ازاں خدام کو کھانا اور چائے پیش کی گئی۔ کل ۲۹ خدام و اطفال نے شرکت کی۔

قیادت نور راولپنڈی

۱۸/ ستمبر ۱۹۸۷ء کو ایوب نیشنل پارک میں خدام و اطفال کی پکنک منعقد ہوئی۔ خدام مقام پکنک پر سائیکلوں کے ذریعہ پہنچے۔ سب سے پہلے مختلف کھیلوں کے دلچسپ

پروگرام ہوئے۔ بعدازاں خدام کی مشروبات سے تواضع کی گئی نیز کلوا جمیعًا کا پروگرام ہوا۔

۱۲½ بجے خدام سائیکلوں پر ہی نماز جمعہ کے لیئے بیت الحمد پہنچ گئے۔

امورِ طلباء

ضلع کراچی

۲/ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو تیسرا بین المجالس طاہر کوئز مقابلہ کا انعقاد ہوا۔ ۹ مجالس کی ۱۳ ٹیموں نے شرکت کی۔ ہر ٹیم میں دو خدام (طلباء) شامل تھے۔ اس مقابلہ کے نتائج درج ذیل ہیں:-

اوّل : مجلس عزیز آباد

دوم : مجلس صدر کراچی

سوم : مجلس ڈرگ روڈ

اسی روز پہلا آل کراچی سائنس ماڈلز اور آرٹس اینڈ کرافٹس شو منعقد ہوا۔ ہر دو مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

متفرق

اورنگی ٹاؤن

اکتوبر ۱۹۸۷ء میں مجلس عاملہ کے دو اجلاسات ہوئے۔ نمازوں کی حاضری میں اضافہ کے لیئے ۳۷ خدام سے فردًا فردًا ملاقات کی گئی ۴ مراکزِ نماز جو عملاً بند تھے وہاں دوبارہ نماز باجماعت ہونے لگی ۵ خدام کو نظامِ وصیت میں شامل کیا گیا۔

۳۰/ اکتوبر کو تقریری مقابلہ ہوا۔ صدسالہ جوبلی کے مالی جہاد میں ۵۲ خدام کو شامل کیا۔ انہوں نے مبلغ ۲۷۷/- روپے کے وعدہ جات کیئے۔

۷ خدام حفاظتی ڈیوٹی پر گئے۔ کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ وقارِ عمل کے ذریعہ بیت بلال اور دو گھروں کی صفائی کی گئی ۲/ اکتوبر کو حلقہ الناصر و حلقہ الطاہر کی فٹ بال کی ٹیموں کا مقابلہ ہوا۔

سالانہ اجتماع بنگلہ دیش

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کا ۱۶واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳/ اکتوبر تا ۲۵/ اکتوبر منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے فرمایا کہ

"ہر خادم کو ایک بہترین داعی الی اللہ بننے کی ضرورت ہے تا ہر انسان تک دینِ حق کی سچی تعلیم پہنچ سکے"۔

اس اجتماع میں ملک کی ۷۲ مجالس میں سے ۴۲ مجالس کے ۴۵۰ خدام و اطفال اور چند مقامی انصار اور لجنات نے شرکت کی ۲۰ غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔

اس اجتماع میں روزانہ باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی وڈیو کیسٹس بھی دکھائی گئیں۔

اس اجتماع میں بزرگانِ سلسلہ اور مربیان نے نہایت اہم موضوعات پر تقاریر کیں۔ اجتماع کے دوران علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کروائے گئے۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔

آخری صفحہ

آسمانی بادشاہت کے موسیقار

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو خطبہ جمعہ میں امریکہ کے ایک مخلص احمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہی لوگ ہیں جو شراب کے نشے میں دھت دن رات میوزک اور بعض دفعہ ڈرگس کے عادی ہو کر اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ انہی میں سے احمدی نکلے ہیں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ یہاں ایک ایسے احمدی ہیں جو بہت بڑے میوزیشن (موسیقار) تھے اور اپنے وقت میں اس تیزی کے ساتھ میوزک میں ترقی کر رہے تھے کہ بہت جلد انہوں نے امریکہ کی سطح پر شہرت حاصل کر لی۔ ان کے متعلق ماہرین کا خیال تھا کہ یہ ایسے عظیم الشان میوزیشن بن جائیں گے کہ گویا ان کو یاد کیا جائے گا کہ یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے میوزیشن تھے۔ احمدی ہوئے تو نہ میوزک کی پرواہ کی نہ میوزک کے ذریعہ آنے والی دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا سب کچھ یک قلم منقطع کر دیا اور اب وہ درویشانہ زندگی گزارتے ہیں۔ باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ سے ویسا ہی عشق ہے جیسا حضرت بانی سلسلہ کو اپنے آقا سے تھا۔ انکے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے ہیں ان کی کیفیت ہی کچھ اور ہو چکی ہے۔ لوگ ان کو دیکھتے ہیں لیکن ان کو معلوم نہیں کہ اس آدمی کے بھیس میں کون سا وجود پھر رہا ہے۔ میں مدت سے ان سے واقف ہوں۔ میں نے بارہا ان سے باتیں کی ہیں ان کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو جواب بھی دیتا ہے اور ان سے رحمت و شفقت کا اظہار فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"کتنا عظیم الشان جشن ہو گا اس جماعت کا... جن کے گھر دعاؤں اور درود اور سلام کی آوازوں سے اور خدا کی راہ میں گریہ وزاری اور عبادتوں کے نتیجے میں ایک ایسی موسیقی پیدا کر رہے ہوں گے جن کی کوئی مثال دنیا کی کوئی تہذیب پیش نہیں کر سکتی...... وہ موسیقی جو فطرت کے تاروں میں روحانی ارتعاش پیدا کرتی ہے، جو آپ کو ملاءِ اعلیٰ کے طیور کے گانے سکھاتی ہے وہ موسیقی سیکھیں اور اس موسیقی سے اپنے گھروں کے ماحول کو مترنم کر دیں۔ اس طرح یہ نغمے گاتے ہوئے اور یہ ساز بجاتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں کہ عرش پر بھی آپ کی موسیقی کی صدائیں ایک خاص دھن کے ساتھ سنی جانی لگیں اور ایک خاص پیار اور محبت کے ساتھ اس طرح فرشتے آپ کی موسیقی کی نقل اتاریں جس طرح حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ میرے گانے وہ ہیں جن کو آسمان پر فرشتے بھی گاتے ہیں۔ پس آپ فرشتوں کو موسیقی سکھانے والے موسیقار بن جائیں اور اگلی صدی میں اس طرح داخل ہوں کہ ساری دنیا کو نئے انداز موسیقی سکھانے والی صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہو اور اول اور آخر جماعت احمدیہ ہو"

(خطبہ جمعہ ۶ ر فروری ۱۹۸۷ء)

Monthly KHALID RABWAH
Regd. No. L5830 JANUARY 1988

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۹۸۷ء ــــــــــ ۱۹۸۸

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے برائے سال ۸۸-۱۹۸۷ء مندرجہ ذیل خدام کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

محمود احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۔ نائب صدر — مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
۲۔ معتمد — مکرم شمیم پرویز صاحب
۳۔ مہتمم خدمتِ خلق — مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب
۴۔ مہتمم تعلیم — مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب
۵۔ مہتمم تربیت — مکرم صلاح الدین صاحب قمر
۶۔ " مال — مکرم مبارک احمد صاحب طاہر
۷۔ " عمومی — مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد
۸۔ " صحتِ جسمانی — مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب
۹۔ " وقارِ عمل — مکرم مبارک احمد صاحب ظفر
۱۰۔ " صنعت و تجارت — مکرم عطاء الرحمٰن صاحب محمود
۱۱۔ " تحریکِ جدید — مکرم سید طاہر احمد صاحب
۱۲۔ " اطفال — مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی
۱۳۔ " مجالسِ بیرون — مکرم مرزا مسرور احمد صاحب
۱۴۔ " اصلاح و ارشاد — مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب
۱۵۔ " تجنید — مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں
۱۶۔ " اشاعت — مکرم ملک خالد مسعود صاحب
۱۷۔ " مقامی — مکرم سید خالد احمد صاحب
۱۸۔ " امور طلباء — مکرم ماسٹر محمد بشیر صاحب
۱۹۔ محاسب — مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی